٢١٤٥ع ٢١٦٦ع

تذكية الفهوم البيان

۲۱۶۵

تذکرة الفہوم
فی
تحقیق مآخذ العلوم
یعنی
رسالۂ شامی

اور پر مضمون سوال جناب معلی القاب سر چالس ٹریولیئن صاحب بہادر
کے سی بی
درخصوص

مقابلہ کرنے فوائد علوم قدیمۂ اہل اسلام عرب و علوم جدیدۂ اہل فرنگ اور استنتاج کرنے اسباب کے کہ علوم جدیدۂ اہل فرنگ سے اہل اسلام ہند کو کیا فائدہ عائد شدنی ہے

مصنفہ جناب فضیلت انتساب مولوی عبید اللہ العبیدی صاحب سوپرنٹنڈنٹ مدرسۂ محسنیۂ شہر ڈھاکہ سابق مدرس عربی و انگریزی ہوگلی کالج

مطبع نامی لکھنؤ مین چھپا
سنہ ۱۳۰۰ ۱۸۸۳

٣٠٠١

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد لله الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم
من حقائق الاسرار و دقائق الحکم
والصلوة والسلام علی رسوله سیدنا وسید العالم
محمدن المصطفی البرزخ بین الاله والنسم
المبعوث الی کافة الامم بجوامع الکلم
وجواهر الحکم وعلی اله ینابیع الکرم
واصحابه السالکین علی المسلک الامم

بعد اوسکے کہتا ہے فقیر سراپا تقصیر اقل عبید اللہ المہین عبید اللہ العبیدی بن
امین الدین غفر لہما رب العالمین امین مدرسۂ محسنیۂ ڈھاکہ کہ ۱۲۶۴ھ میں جسوقت
یہیچمدان گورنر جنرل بہادر کے کونسل قانونی مین مترجم تھا جناب
معلے القاب سر چارلس ٹریویلئین صاحب بہادر سابق گورنر مدراس
و ممبر کونسل جناب گورنر جنرل بہادر و مُشیر مُہمّات امور مالی نے انگریزی
اور ملکی اخبارونکے ذریعہ سے ایک مضمون مشتہر کیا اور یہ اعلام عام
دیا کہ جو شخص اوس مضمون پر سب سے عمدہ تحریر اُردو زبان مین معہ ترجمہ
انگریزی کے لکھے - اوسکو پانسے روپے انعام دیا جائیگا — اور
تحریرون کے حسن و قبح کی تمیز کے لئے ان تین شخصون کو ممتحن
مقرر کیا یعنے (۱) یعنے جناب اُجہت مآب آنربل میور صاحب بہادر
جو اوسوقت ممبر کونسل اور سکریٹری جناب معلے القاب حضور
والسیرائے گورنر جنرل بہادر کے تھے اور بعد اوسکے لفٹننٹ گورنر
ممالک شمال و مغرب کے ہوئے اور (۲) جناب نبالت
انتساب آنربل نواب عبد اللطیف خان بہادر سی - ای - ای
اور (۳) جناب غفران مآب فقیہ نبیہ حضرت مولانا محمد وجیہ
برد اللہ مضجعہ مدرس اول مدرسۂ عالیہ کلکتہ ان حضرات
ممتحنین کی خدمت مین صرف دو تحریرین بہیجین ایک تو یہی
رسالہ اور دوسرا ایک رسالہ ہسٹر ریتہیسنگ صاحب کا
احاطۂ بمبئی سے - ازانجاکہ ممتحنون کی راے مین محاسن

و شالب دونون تحریرون کے مساوی ٹھہرے۔
لہذا انعام مذکور کی تصنیف ہو کر ڈہائی سو روپے معاً ایک راقم کو ملے۔

واضح ہو کہ فقیر ہیچمدان نے اردو اور انگریزی دونو زبانون مین رسالے لکھے تھے۔ مگر از انجا کہ ان رسالون کے لکھتے وقت کونسل کے دفتر ترجمۂ قانون مین بسبب افتتاح اجلاس کونسل کے ہجوم کار تھا یہانتک کہ دم لینے کی فرصت نہین تھی۔ اور علاوہ اسکے مسٹر فیگن صاحب کی فرمایش بموجب ایک دقیق کتاب اصول قانون کے ترجمہ کرنے مین مشغول تھا۔
لہذا جیسا چاہیے ویسا اسکا اہتمام نہو سکا معہذا امید حضرات ناظرین انصاف آگین سے ہے کہ نظر انصاف سے اغماض نفرماوین اور تحقیقات مندرجہ رسالہ کی داد دین۔
بالفعل چونکہ اوس رسالہ کا کوئی نسخہ باقی نہین۔
اور حضرات قدردانون کا اوسکے پڑھنے کا اشتیاق ازحد دیکھا۔
اسلئے اسکے طبع ثانی کی طرف حسب خواہش جناب حافظ خواجہ قطب الدین احمد صاحب قادری لکھنوی مالک مطبع نامی کے جنہون نے از راہ قدردانی کے اسکے ثانیاً چھاپنے کا اپنے مطبع مین التزام کیا توجہ کی۔ واللہ ھو الموفق والمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانک لا عِلم لنا اِلّا ما علّمتنا اِنّک انت العلیم الحکیم

مضمون سوال

شہر بغداد کے خلفاے بنی عباس اور قرطبہ کے خلفاے بنی امیہ کے زمانے مین اہل عرب کو علم یونانی سے کسقدر فائدہ حاصل ہوا تھا اور بغداد کے اہل فرنگ کو جب وہ جہالت سے جاگنے لگے علم عربی سے کسقدر فائدہ پہنچا۔ ان دونون فائدونکو باہم مقابلہ کرو اور اس مقابلہ کرنے سے نتیجہ نکالو کہ ان دنون مین کہ اس مملکت ہند مین اہل فرنگ اور مسلمانون مین باہم اختلاط حاصل ہوا ہے مسلمانون کو اہل فرنگ سے کسقدر علم حاصل ہوسکتا ہے۔

انتہی

مطلب

ہم اس مضمون کو تین حصون مین منقسم کرکے ہر ایک حصہ پر ایک ایک فصل لکھتے ہین

فصل اول

بیان مین اسکے کہ علم یونانی سے اہل عرب کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔

فصل دوم

بیان مین اسبات کے کہ اہل فرنگ کو جب وہ جہالت سے جاگنے لگے علم عربی سے کیا فائدہ حاصل ہوا۔

فصل سوم

اون دونون فائدونکا مقابلہ اور اوس سے استنتاج کرنا کہ اہل اسلام ہند کو علوم اہل فرنگ سے کیا فائدے حاصل ہوسکتے ہین۔

فصل اول

بیانمین اسکے کہ علوم یونانی سے اہل عرب کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔

مقدمہ
مختصر بیان احوال ابتدائی حضرات عرب کا

معمول ہے کہ زمان قدیم سے ایک قوم دوسری قوم سے علم و حکمت مستعار لیا کرتی ہے۔ چنانچہ اہل یونان جن سے حضرات عرب نے علوم کو مستعار لیا خود استعارۂ علم مین قدماء اہل مصر کے ممنون تھے۔ اہل عرب کا مستعیر علم و حکمت ہونا مسلم ہے۔ وہ استعارۂ علم و حکمت مین یونانیونکے زیادہ مرہون ہین۔ ایجاد و اختراع کا دعوے اونکو بہت کم ہے۔ لیکن اقوام فرنگستانی کو اونکا اسلئے شکرگزار ہونا چاہیئے کہ اونہون نے ایسے عہد مین کہ جب فرنگستان مین ظلمت جہل چھارہی تھی مشعلۂ

علم وحکمت کو فروزان رکھا اور اوسکے انوار کو منتشر کیا اور علوم قدیمہ کا سلسلہ اونسی ملا
ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے قبل عرب مین علم وحکمت کا چرچا ہونا
معلوم نہین ہوتا ہے - قبل طلوع نیّر اسلام کے اہل عرب کا علمی مذاکرہ صرف شعر
وشاعری مین منحصر تھا - چنانچہ عکاظ کے مشہور میلے مین ہمیشہ ہر سال مشاعرہ ہوا کرتا تھا
اکثر قصائد عمدہ اشعار کو کعبہ معظمہ کے سقف پر لٹکا دیا کرتے تھے - کہ جو اوسکا جواب
لکھے وہ میدانِ مسابقت مین گوے سبقت لیوے چنانچہ قصائد سبعہ معلقہ اونمین سے
ہین جنکو ہنوز ادباے عربی زبان بڑی تحسین کے ساتھ پڑھتے ہین
بعد ازان ہرگاہ نعرۂ بلند لا الٰہ الا اللہ نے تبکدۂ شرک کو حضرات بنی اسمٰعیل
کے دلون سے ڈھا دیا اور توحید نے شرک اور بت پرستی چھڑائی - مذاہب وملت
کی اصلاح وتہذیب ہوئی - قرآن کے انوار وحی والہام نے اونکو کفر وشرک کی
نجاست سے پاک کیا اور خداے واحدِ لاشریک ومنزہ کی ذاتِ بحت کی
صفات تنزیہی سے واقف کرایا - مگر اس عہد مین بھی صرف سادہ عقائد
واصول مذہبی کے قائل تھے اور نہایت جوش مذہبی سے انوار دین متین
کو زمین کے اطراف وجوانب مین پھیلانے مین سرگرم تھے - اونکی یہ تصمیم
تھی کہ جملہ ادیان ومذاہب باطلہ کو روے زمین سے مٹا دین اور علم ظفر
پیکر اسلام کو ہر ایک حصۂ زمین مین نصب کرین - اس عہد مین حضرات عرب
اس دین جدید کی اشاعت مین ایسے مصروف تھے کہ اونکو دنیوی علوم کے
مطالعہ کی فرصت نہ تھی - بلکہ علی الرغم اسکے وہ خواہشمند تھے کہ ہر ایک ملت
ونحلت کو جو شیوع اسلام کا عائق متصور ہوتا تھا نیست ونابود کرین

چنانچہ اسکندریہ کے کتب خانہ کے جلانے اور تلف کرنے کی یہی وجہ تھی۔

مختصر احوال خلفاے بنی عباس و بنی امیہ

خلفاے بنی عباس خلفاے عباسیہ اسلیئے کہلاتے ہین کہ وہ اولاد حضرت عباس بن عبد المطلب رض کے ہین جو چچا تھے حضرت خاتم المرسلین صلعم کے۔ چونکہ وہ پیغمبر خدا صلعم کے عم مکرم کی اولاد تھے اسلیئے مسلمانون مین اونکی بڑی توقیر تھی۔ اوائل مین محسود خلفاے بنی امیہ ہوئے جو اولاد و جانشین معاویہ کے تھے جو قرابتِ باہم جدی جناب پیغمبر خدا صلعم سے رکھتے تھے اور بیٹے ابوسفیان اور پوتے امیہ کے تھے۔ اور جنھون نے حضرت امیر المومنین علے ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مقابلہ کر کے تغلباً خلافت پر ۶۶۱ع مین تسلط کر لیا تھا۔ مگر عباسیون کو برابر سے علی الرغم خلفاے بنی امیہ کے خلافت کا دعوے تھا۔ چنانچہ آخر کو اونکی جماعت قوی بنگئی اور سنہ ۷۴۹ع کو اونھون نے مملکت خراسان مین اون متغلبین سے مقابلہ صعب کیا۔ بعد ازان تین برس بعد ابوالعباس عبداللہ بن محمد عباسی ملقب بالسفاح کی کوفہ مین لوگون نے بیعتِ خلافت کی۔ چنانچہ موصل کے قریب مروان الحمار سے جو آخرِ خلفاے شرقیہ قبیلہ بنی امیہ مین سے تھا مقابلہ ہوا۔ سنہ ۱۳۲ ہجری موافق سنہ ۷۵۰ع مین بنی امیہ مقہور ہوئے اور مروان الحمار شکست کھا کر شام مین بھاگ گیا۔ فرقہ مظفر نے اوسکا تعاقب کیا۔ اور اوسنے شام سے دمشق مین اور آخر کو مصر مین فرار کیا۔ چنانچہ سفاح کے بھائی نے اوسکا تعاقب کر کے اوسکو وہان قتل کیا۔ عبدالرحمن نبیرہ خلیفہ ہشام جان لیکر اندلس مین پناہ گیر ہوا۔ (جو پیشتر سے بلاد مفتوحہ بنی امیہ تھا) اوسوقت وہان اوسکو سرسبزی حاصل ہوئی اور لوگون نے اوسکی

توقیر کر کے اوسکو وہانکا بادشاہ بنایا۔ چنانچہ سلطنت خانوادۂ بنی امیہ کی سنہ ۷۵۶ع سے لیکر سنہ ۱۰۳۱ع تک اُندلس مین برقرار رہی حضرات عرب نے اندلس کو کیونکر فتح کیا اسکی کیفیت دوسری فصل مین اوے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

سفّاح نے سنہ ۷۵۳ع مین فوت کیا اور اوسکا بھائی منصور ابو جعفر عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا۔ اور اوسکی خلافت سنہ ۷۵۳ع سے سنہ ۷۷۴ع تک رہی۔ منصور نے دمشق کو چھوڑکر شہر جدید البناء بغداد مین دار الخلافت قائم کیا۔ منصور کا جانشین اوسکا بیٹا مہدی ہوا۔ اوسکی سلطنت سنہ ۷۷۴ع سے سنہ ۷۸۴ع تک رہی اور مہدی کا جانشین اوسکا بیٹا ہادی ہوا اوسکی خلافت سنہ ۷۸۴ع سے سنہ ۷۸۶ع تک ممتد رہی۔ بعد ہادی کے خلیفہ ہارون رشید نبیرۂ منصور جو مشاہیر خلفاے عباسی مین سے ہے تخت خلافت پر جلوہ گر ہوا۔ اوسنے تخت نشین ہوتے ہی جب عدالت و معدلت گستری اور سرگرمیِ اعانتِ علوم و فنون مساوی اپنی جلادت و شہامت کے دکھایا۔ وہ شارلیمین سے جو نامی سلاطین فرنگستان مین سے تھا رابطۂ محبت رکھتا تھا۔ اونھون نے شارلیمین کو جو تحائف بھیجے تھے اونمین سے ایک نادر گھڑی تھی جسکی صفت الجین ہارڈ صاحب نے بیان کی ہے۔ اس گھڑی کی صفت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین اہل عرب نے حرفت و صناعت مین کتنی بڑی ترقی کی تھی۔ ہارون رشید کے امور سلطنت کے انتظام مین اوسکے مشیر دو وزیر بنام یحییٰ و جعفر قبیلۂ برامکہ مین سے تھے۔ جنکے آبا اجداد پشتہا پشت سے قبل ظہور اسلام کے پارسی مذہب اور بلخ کے آتشکدہ کے مجاور تھے۔ برامکہ نے اسقدر شہرت اور عزت لوگون مین پیدا کی کہ ہارون رشید کو

اون سے مظنّہ پیدا ہوا اور اونہون نے اس اشتباہ کے دفعیہ کے لیے اون دونون
وزیرونکو مع تمام اونکے خویش و اقارب کے تہ تیغ کیا - ہارون رشید کی سلطنت
جو رأفت و عدالت مین موصوف تھی اوسمین یہی ایک واقعہ مذموم مستثنی ہے -
ہارون رشید کے سلطنت کا عہد مسلمانون کے عروج و سرسبزی کا زمانہ محسوب ہوتا ہے
دولت و نعمت و عیش و عشرت اور تہذیب و تمدن بہ تتبع دوسرے قومون کے جنکے
ملک کو اونہون نے فتح کر لیا تھا غایت اقصی تک پہنچی تھی - بارگاہ بغداد حشمت
و شوکت و رونق و بہا مین اسقدر شہرۂ آفاق ہوئی جسکا نمونہ افسانہ ہاے
الف لیلہ مین ابتک موجود ہے -

حکیم انوری

خوشا نواحیٔ بغداد جای فضل و ہنر	کہ کس نشان ندہد در جہان چنان کشور
سواد او بمثل چون سپہر مینا رنگ	ہواے او بصفت چون نسیم جان پرور
بخاصیت ہمہ سنگش عقیق لولو بار	بمنفعت ہمہ خاکش عبیر غالیہ بر
صبا سرشتہ بخاکش طراوت طوبی	ہوا نہفتہ در آبش حلاوت کوثر
کنار دجلہ ز خوبان سیمتن خلخ	میان رحبہ ز ترکان ماہرخ کشمر
ہزار زورق خورشید شکل بر سر آب	بران صفت کہ پراگندہ بر سپہر اختر

قلم و خلافت کے ہر ایک اقطاع مین شہر بسے - تجارت بری و بحری کی رونق
اور افزایش ہوئی اور بغداد حشمت و شوکت اور رفعت و ابہت مین رشک
قسطنطنیہ ہوا ہارون رشید کا جانشین اوسکا نعم البدل خلیفہ مامون
ہوا جو علم و حکمت کا بڑا مربی تھا اور جسنے فلسفہ عربون مین داخل کیا اور

اور جسکا نام تاریخ علوم فلسفۂ عربیہ مین موضوع داستان سے۔

رواج علم و حکمت اھل عرب مین۔

اھل عرب نے علم و حکمت مین خلفاے بنی امیہ اور خلفاے بنی عباس کے عہد مین (جو اھل عرب مین علم و حکمت کے رواج کا عہد ھمایون تھا) ترقی کی۔ دمشق کے بنی امیہ کی خلافت کے عہد مین تفسیر و حدیث اور شعر و شاعری کی ترقی رہی اور فن طبابت کا بھی چرچا رہا۔ لیکن خلفاے بنی عباس کے عہد مین اونکی رعایا بعد محاربات خانگی کے فرو ہوجانیکے خواب جہالت سے جاگ اوٹھے اور اونکو عمومًا علم و حکمت کا مذاق حاصل ھوا خلیفہ منصور نے اولًا اس امر کی طرف توجہ کی اوسنے علاوہ تحصیل علم فقہ و علم تواریخ و عربیت کے اپنے کو مطالعہ علم ھیئت مین مصروف کیا تھا۔ اور نیز اوسکے عہد مین اصول فقہ کی بڑی ترقی ھوئی تھی رئیس الفقہا امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکے عہد مین تدوین فقہ کی کی۔ خلفا کی بارگاہ مین علم و حکمت کے شیوع کی باعث یہ ھوئی کہ اھل عرب جو علم طب سے ناواقف تھے اونکو عیسائیون اور یہودیون کی طرف جو اوس وقت دار السلطنت بغداد مین اور دوسرے اقطاع سلطنت اھل اسلام مین سکونت پذیر تھے رجوع لانا پڑتا تھا خلیفہ منصور کی بارگاہ مین دو عیسائی طبیب رہا کرتے تھے چونکہ اونکو طبابت مین بڑا دخل تھا لہذا اونکی عزت و اعتبار خلیفہ کے پاس بہت تھا۔ اور چونکہ وہ خود حلیۂ علم و حکمت مین آراستہ تھے۔ لہذا اونھون نے خلیفہ کو بھی علم و حکمت کی طرف ترغیب دی خلیفہ نے اون کی ھدایت بموجب علم ھیئت کے تعلّم

کی طرف عنا کیا - وہ علما کی بڑی توقیر کرتا اور اون لوگونکو جو کتب یونانی سے فلسفہ اور علم ہیئت اور علم ریاضی اور علم طب اور دوسرے فنون علم کے ترجمہ کرنیکے متکفل ہوتے تھے بہت انعام دیا کرتا اور بڑا اکرام کرتا - چونکہ عرب یونانی نہین جانتے تھے لہذا اہتمام ترجمہ کا بالکل عیسائیان فرقۂ نسطوری کو مفوض تھا جو اوسوقت بغداد مین رہا کرتے تھے اور وہ اصل یونانی سے ترجمہ نکرکے سریانی ترجمون سے جو اونکی زبان تھی عربی مین ترجمہ کرتے تھے - اسلئے بعض بعض عربی تراجم مین کسیقدر نقص رہگیا ہے - +

بعد وفات خلیفۂ منصور کے ہارون الرشید ۱۷۰ھ مین رونق افروز تخت خلافت ہوا - اور اوسنے علم و حکمت کے نونہالونکی آبیاری کی - یہ خلیفہ ہر قسم کے علم کا مربی و معین تھا - لیکن بالتخصیص شعرا کی بڑی تائید و اعانت کرتا ہمیشہ اوسکے موکب مین علما و فضلا سفر و سیاحت مین ساتھ رہا کرتے تھے - کہتے ہین کہ ہارون الرشید اوائل مین بنظر مصالح ملکی کے حکمای عیسائی مذہب کی طرف کمتر متوجہ تھا لیکن آخرکار اونکی حذاقت فن طبابت مین خلیفہ کے پاس تقرب کی باعث ہوئی - +

+ اسلئے ہم کتب طبیۂ عربی مین لفظ یونانی کیلوس کو غلطی سے بمعنے کیموس کے مستعمل دیکھتے ہین -

+ اتفاق یہہ ہوا کہ ایک جاریہ مصری نژاد جو نہایت حسینا اور محبوبہ خلیفہ کی تھی سخت بیمار ہوئی - اوس کے معالجہ سے اطبای عرب تنگ ہوکر - خلیفہ نے بلطین لطریق اسکندریہ کو جو فن طبابت مین یکتای روزگار تھا بلوایا حسب طلب خلیفہ کے اوسنے آکر اوس جاریہ کا علاج کیا اور اوسکو چنگا کیا - چنانچہ بعوض اس خدمت کے اوسنے انعام و اکرام بہت پایا - اور ایکبار خود خلیفہ کو سکتہ کا عارضہ ہوا تھا مین ایک عیسائی طبیب نے خلاف رای طبیب عربی کے اوسکو فصد دیا اور اوس سے اوسکو صحت ہوئی اسطرح چند اتفاقات اطبای عیسائی دربار کا بغداد مین تقرب کا باعث ہوئین

ہرگاہ اورنگ خلافت پر خلیفہ مامون جلوہ فرما ہوا — اوسنے اپنے دادا کی نیت کی تکمیل بخوبی کی — اور علوم قدیمہ کی تجدید فرمائی اور رواج علم و حکمت کو اطراف و جوانب مین پہیلایا — اوسکے سفیرون نے روم سے اور اوسکے گماشتون نے بلاد آرمن اور شام اور مصر سے علوم یونانی کے نسخونکو حسب الحکم اوسکے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر جمع کیا — اور وہ کتابین بذریعہ بڑے بڑے قابل مترجمونکے زبان عربی مین بموجب اوس کے فرمان کے ترجمہ ہوئین — اوسکے رعایا نے بھی بقول اسکے کہ الناس علی دین ملوکہم تحصیل علوم و فنون مین اوسکی تقلید شروع کی — کہتے ہین کہ جب خلیفہ منصور نے قیصر روم سے استدعا کیا تھا کہ کتب فلسفہ یونانی بھیجدے اونہون نے ایک جلد اقلیدس کی اور چند نسخے طبعیات کے بھیجدیئے — مگر جب مامون نے اپنے قاصدونکو قیصر روم کے پاس باستدعای کتب علوم فلسفہ قدیمہ بھیجا اوسنے پہلے انکار کیا لیکن آخر کو یہہ سمجھکر کہ رواج فلسفہ سے مسلمانونکے دین متین مین خلل آویگا کتابین بھیجدین — بعض کہتے ہین کہ مامون کو بہت سی کتابین جزیرہ قبرص سے دستیاب ہوئی تھین — مامون نے مدارس و کتب خانے اپنے قلمرو کے نامی شہرونمین مثل بغداد اور بصرہ اور کوفہ اور نیشاپور کے بنا کئے تھے — اطبائے شام اور مہندسین و منجمین ہند اوسکی بارگاہ مین رہا کرتے تھے — اور کتابین ہیئت و ہندسہ و ریاضیات و الہیات و طبیعیات و طب وغیرہ کی سنسکرت و یونانی سے عربی مین ترجمہ ہوتی تھین — اونہون نے کتب فلسفہ کے ترجمہ کا ایک مدرسہ مقرر کیا تھا جسمین اچھے اچھے لائق مترجم مقرر تھے — افلاطون اور ارسطو اور بقراط اور جالینوس وغیرہ کی اکثر کتابونکے ترجمے حنین عبادی کی طرف منسوب ہین — جو ایک طبیب عیسائی

نسطوری مذھب کا تھا - اور جسنے خلفاے بغداد کی بارگاہ مین نشو و نما پائی تھی -
اور جو سنہ ۲۶۰ھ مین قفص عنصری سے آزاد ھوا - وہ مدرسۂ مذکور کا رئیس تھا -
اوسکے بیٹے اور شاگردونکی تالیفات بھی اوسی کے نام سے مشتہر ھین - خلیفہ مامون
کو بذات خود علم ھیئت مین بڑا دخل تھا - اونھون نے رصد گاھین بنوائین
اور اچھے اچھے آلات و ادوات ریاضی کے بصرف مبالغ خطیر بنوائے - اور
بذریعۂ اونکے زیج کواکب مرصودہ کی اصلاح کی - ایکبار میدان سنجار مین اور
دوسری بار میدان کوفہ مین اوسکے مہندسون نے کرۂ ارض کے ایک درجہ
دائرۂ عظیمہ کی پیمایش کی - اور ھمارے کرۂ زمین کے کل محیط کو ۲۴۰۰۰ چوبیس
ہزار میل مشخص کیا - خلیفہ مامون نے اس امر عظیم کے اھتمام کو جن مہندسین
کو بھیجا تھا وہ یہ ہین - ابو جعفر اور محمد اور احمد اور حسین - یہ موسیٰ کے
بیٹے تھے اونکی تالیف ایک کتاب مسمّی بہ حِیل بنی موسیٰ مشہور ھے - ان
تین شخصونکو مامون نے بلاد شام مین علمی کتابونکی تلاش کو بھیجا تھا اور اونھون نے
بھی بہت سی کتابین یونانی سے ترجمہ کین اور کروائین - خلیفہ مامون کے
جوش و ولوع کی تقلید ترویج علم و حکمت مین ہمیم چند خلفاے قبیلۂ بنی عباس
کرتے رھے - اور اونکے حریف بلاد مغرب کے خلفاے فاطمیہ اور اندلس کے خلفاے
بنی امیہ بھی مربئ علوم تھے - اندلس کے خلفاے بنی امیہ مین سے عبد الرحمان
بن الحکم تھا - جو سنہ ۲۳۹ ھجری کو فوت کیا - اوس نے اندلس مین پہلے فلسفہ کی
ترویج دی اور کتابین یونانی سے عربی مین ترجمہ کروائین - ریاست
اندلس مین بہت سے فلاسفہ و علما پیدا ھوے - چنانچہ طبقۂ صوفیہ مین سے

شیخ محی الدین ابن عربی جنکا مولد اندلس تھا اور جنہون نے سنہ ۶۳۸ ھجری مین عالم ظلمانی سے عالم نورانی مین رحلت فرمائی بڑے صوفیہ کبار مین سے تھے - اونہون نے معارف الٰہی مین ایک عمدہ کتاب مسمیٰ فصوص الحکم تصنیف کی ہے جسکو عارفین باعلم و یقین حرز جان سمجھتے ہین - فلاسفہ مین سے قاضی ابوالولید محمد ابن احمد ابن محمد ابن رُشد تھا جو مابین علماے اھل فرنگ اور اھل عرب کے مشہور و معروف و نامی و ممتاز رھے - اوسکا مولد شہر قرطبہ دار الخلافت اندلس تھا - اوسنے ابن الزھر اور ابن طفیل اور ابن سعید وغیرہ سے علم اخذ کیا تھا - اوسنے علاوہ علوم دینیۂ اھل اسلام کے فلسفۂ ارسطو مین بڑی تکمیل کی - اوسکا باپ قاضی القضاۃ اور مفتی تھا - وہ بنظر فضیلت و لیاقت کے اپنے باپ کا جانشین اور بعد اوسکے قاضی القضاۃ ماردہ کا ھوا - لوگون نے اوسکو حسد سے متہم الحاد کیا - لہذا وہ عہدۂ قضا سے معزول ھوا - اور دار الشرع مراکش سے اوسکی نسبت یہہ فتویٰ صادر ھوا کہ وہ اپنے الحاد و زندقہ سے تائب ھو - بعد اوسکے اوسنے اپنے وطن کیطرف معاودت کی اور بڑے افلاس و غربت مین چندے بسر کیا - تا اینکہ خلیفہ منصور نے پہر اوسکو اپنے عہدہ پر مامور کیا اور وہ اوس عہدہ کے ساتھہ پھر مراکش مین آیا - وھین سنہ ۱۱۹۸ یا ۱۲۰۶ع مین فوت کیا - اس حکیم نے ارسطو کی بہت تصانیف کو بڑی دقت و امعان کے ساتھہ عربی مین ترجمہ کیا ہے اور اوسکی تشریح کی ھے - وہ بمقابلۂ مقلدان نقلیات و دینیات کے عقلیات و فلسفیات کا حامی تھا - علماے عرب اس حکیم کو تفخیماً معبر لسان ارسطو کہتے ہین - اوسنے جو ارسطو کی کتاب کو سریانی زبانمین ترجمہ کیا تھا اوسکی بڑی عظمت تھی - ابن باجہ نے اقلیدس

کی شرح لکھی اور چند مخاطبات فلسفہ اور علم کلام مین لکھے - وہ فلسفہ مشائیہ مین
بڑا ماہر تھا اور اوسنے اصول فلسفہ کو مسائل اعتقادیہ کی توجیہات مین صرف کیا
چنانچہ اسلیئے وہ متہم الحاد ہوکر شہر قرطبہ مین قید خانہ مین مقید ہوا - ابن زہر نے
جو باشندہ دار الخلافت اشبیلیہ تھا فن طبابت کی بڑی تکمیل کی اور ابن رشد کا استاد تھا
موسیٰ بن میمون جو یہودی تھا اور دین اسلام سے مشرف ہوا اور جسکا نام سارے
بلاد یورپ مین میمونیڈس مشہور و معروف ہے ریاضیات اور طب مین بڑا استاد
تھا - وہ ۱۱۳۵ء مین قرطبہ مین پیدا ہوا - اور بعد مسلمان ہونیکے مصر مین جا بسا
اور وہان سلطان صلاح الدین کی بارگاہ مین طبیب مقرر ہوا - اوسنے فن طب مین
عمدہ کتابین لکھین - امرا و والیان مستقل صوبجات اطراف و جوانب نے بھی اسی طرح
سے تقلید خلفا علم و حکمت کی ترقی کی اعانت مین فیاضی دکھائی - اور اونکی
تائید و اعانت سے انوار علم و حکمت سمرقند و بخارا سے لیکر فاس و قرطبہ تک پھیلا -
ہر ایک مسجد مین ایک ایک مدرسہ عام مقرر تھا جسمین اطفال غربا کی تعلیم ہوتی
تھی - قرطبہ اور غرناطہ اور دوسرے بڑے بڑے شہرون مین مدارس عظیم الشان
بنا ہوئے تھے - کہتے ہین کہ خلفاے فاطمیہ کے کتب خانہ شاہی مین ایک لاکھ
قلمی کتابین موجود تھین - جو بڑے سلیقہ و خوبصورتی سے لکھی ہوئین اور نہایت
معقول جلد بندھین ہوئین تھین - اور یہ کتابین قاہرہ کے طلبہ کے پڑھنے کے
لئے وقف تھین - اندلس کے خلفاے بنی امیہ نے ایک کتب خانہ بنایا تھا جسمین
چھ لاکھ جلدین کتابونکی موجود تھین - جنمین سے چوالیس صرف بطور فہرست کتب
تھے - دار السلطنت قرطبہ اور اوسکے نواحی کے شہر مالقہ و المریہ و مرسیہ مین

تین سو کتاب لکھنے والون سے بھی زائد تھے - اور قریب ستر کتب خانہ عام شہر ہاے ریاست اندلس مین قائم تھے - عہد عروج علوم عربیہ پانسے برس تک کمال فروغ و درخشندگی کے ساتھ مغول کے یورش تک رہا - اور اوسوقت سے فارس و تاتار و بخارا وغیرہ مین علم بناہ گیر ہوا - اور یہہ زمانہ فروغ علم و حکمت حضرات عرب کا معاصر اوس عہد کے تھا کہ جب اہل یورپ تاریکی جہل مین پڑے ہوئے تھے - جب سے آفتاب علم و حکمت نے مطلع ممالک غربیہ مین طلوع شروع کیا چراغ علوم مشرقیہ رفتہ رفتہ بجھنے لگا - پس کمال و زوال جیسا اور چیزون مین ہے اوسی طرح علوم و حکمت مین بھی ہے -

مسلمانون نے یونانیون سے کیا کیا علوم مستعار لئے اور اونہون نے واقعی ترقی کیا کی

حضرات عرب فصاحت و بلاغت پر اپنی ملکی زبان کے نازان تھے - لہذا اونہون نے حوارہ بیگانہ کی تقلید نہین کی - اور کتب ادبیہ اور کسی ڈراما[١] یعنی ناٹک یا کسی اشعار کی کتاب کو یونانی سے اپنی زبان مین ترجمہ کر لینے کی طرف اعتنا نہین کیا - شاید ہومر کی مثنوی رزمی جو افسانہ مذہبی یونان سے پر ہے - اور نیز اسلوب منظومات ڈراما جو محتوی ملاعب پر ہے اونکے مذاق ثقاوت شعار کے خلاف تھا - لہذا اونہون نے اونکو اپنی زبان مین نقل نہین کیا - اسلئے ہم دیکھتے ہین کہ شعر ڈراما صرف قوم ارین یعنے اہل فرنگ و یونان و اہل ہند

[١] ڈراما لفظ انگریزی ہے سنسکرت مین اسکو ناٹک کہتے ہین - عربی و فارسی مین اسکے لیے کوئی لفظ نہین ہے اسلئے لفظ ناٹک کو اس معنی مین مستعار لینا مضائقہ نہین - منہ

معہ غیرہ مین مخصوص ہے - اور قبیلہ بنی سام یعنی عرب و عبرانی وغیرہ کی زبانین کوئی ڈراما کی
کتاب نہین پائی جاتی ہے - عربون نے بہت سے حکماے یونان کی کتابون کو
عربی زبان مین ترجمہ کیا - اونکے یہان تصنیفات ارسطو اور افلاطون اور اقلیدس
اور ابلونیوس اور بطلیموس اور بقراط اور جالینوس کی موجود ہین منجملہ اور کتب کے
بطلیموس کے مجسطی کا ترجمہ ہے جو ہیئت تام یعنی ثبوت مسائل ہیئت بدلائل
ہندسی مین ہے - اور اوسکو ہمارے علما بڑی مستند جانتے ہین - بالفعل اوسکا
ایک عربی ترجمہ محقق نصیر الدین طوسی سے مشتہر ہے - عربی کتب علمیہ مین بہت
سی ایسی فلسفہ کی کتابین موجود ہین جسکی اصل یونانی بالفعل مفقود ہے -
عربون نے حکماے مشائیہ کے فلسفہ کو اختیار کیا جسکی بنا صرف مباحثات
لفظی و ادلۂ منطقی پر ہے - نہ مثل فلسفۂ جدیدۂ یورپ کے مشاہدات یا تجارب پر
مسلمانون نے فلسفۂ اشراقیہ کو بھی اپنے مدارس مین نقل کیا شیخ شہاب الدین
سہروردی کی تصنیف کتاب حکمت الاشراق فلسفۂ اشراقیہ مین ہے - چونکہ
اصل اصول اوس فلسفہ کا مادہ اور فاعل یعنی نور و ظلمت ہے - لہذا وہ اصول
حکماے اہل فارس سے بہت ہی اقرب ہے - کتاب مذکور مین اکثر مباحثات
پارسیونکی الہیات اور فلسفۂ اشراقیہ یونان سے مخلوط ہین - عرب کے حکما نے
خود بھی علم مرایا و مناظر اور علم ہیئت و ریاضی و طبعیات وغیرہ مین تجارب و
مشاہدات سے بہت سے حقائق علمیہ کا استکشاف کیا ہے - چنانچہ منجملہ محققین
کے ابو علی الحسن تھا جسکی تصنیفات فن مرایا و مناظر مین زبان لاطینی مین
ترجمہ ہوئی ہین - چنانچہ بذریعہ اون تصانیف کے وہ سر تا سر بلاد یورپ میں

معروف و مشہور ہے - اس فیلسوف نے پہلے ہی کیفیت بصارت کے مادّے مین جو
حکماے یونانی کی غلطی تھی اوسکی اصلاح کی ہے - اور یہہ ثابت کیا کہ شعاع نور اشیاے
خارجی سے آنکھہ مین آتی ہے - اور آنکھہ سے شعاع بصری خارج ہوکر اشیاے خارجی
مین منطبع نہین ہوتی ہے - جیسا زعم فاسد قدما کا تھا - یہہ تحقیق اوسکے صرف
ظنیات پر مبنی نہین ہے بلکہ براہین ہندسی اور تحقیقات علم تشریح سے ثابت
ہوئی ہے - نیز اس حکیم نے چند دوسری تحقیقات جدیدہ بہ نسبت وزن ہوا
اور اصول علم تقدیر مائعات اور حقیقت توازن اور تجاذب مرکزی اور تجاذب
اجزا و اختراع آلہ تقدیر آب وغیرہ مین کی ہین - لیکن بڑی تاسف کی بات ہے
کہ اواخر قرون سے ہمارے علما نے تحقیقات تجربیہ کی راہ کو چھوڑ کر یکقلم صرف
تدقیقات منطقیہ مین ہمہ تن مصروف ہوگئے ہین - چنانچہ یہی وجہ قوی انکے
ترقیات علمی سے باز رہنے کی ہوئی ہے - عربی مین فلسفہ ترجمہ ہونیکے بعد مابین
اصول دینیہ اور مسائل حکمیہ کے تنازع اور تناقض عظیم پیدا ہوا - آخرکار ایک
جماعت علمائ ملقب بہ متکلمین واسطے حمایت و تائید الہامیات کے پیدا ہوئے
اور اونہون نے ایک شعبہ فلسفہ کا اختراع کیا جو مسمّی بعلم کلام ہے جسمین اونہون
نے مسائل شرعیہ کو فلسفہ مشاعیہ سے تطبیق و توفیق دی - اور اسی تناقض
فلسفیات و دینیات نے ہمارے دین کے پیروؤن مین اختلافات متنوعہ و مذاہب
مختلفہ پیدا کیا - پہلے چھہ مذہب پیدا ہوے اور بعد اوسکے پھر تہتر مذاہب نکلے
مذہب معتزلہ اصول فلسفہ یونانیہ اور مضامین کتب موسوی سے مخلوط ہوکر
پیدا ہوا - سب مذاہب مین سے مذہب اشعریہ جو منسوب بسوی شیخ ابوالحسن

اشعری کے ہے ٹڑا ہے جسنے علم فلسفۂ مشائیہ کو توجیہات مسائل دینیۂ اسلام مین
صرف کیا ہے - اور اسکے استدلالات معقول علم توحید مین خصوصًا ذات وصفات
باریتعالے اور مسئلۂ جبر وقدر مین نہایت دلپسند ہین - یہ مذہب اسقدر مقبول
ومستفیض ہوا کہ جملہ دیگر مذاہب باطل کہلاتے ہین - بالجملہ فلسفہ مندرجۂ
کتب اہل اسلام بالفعل جیسا متقرر ہے دو قسمون مین منقسم ہے بحثیہ اور ذوقیہ
ان دونون قسم فلسفہ کے مقلدین پھر دو طبقہ مین منقسم ہین - یعنی اہالی فلسفۂ
بحثیہ مین سے (یعنی وہ فلسفہ جسمین ادراک حقائق اشیا بحث واستدلال سے
ہے) جو لوگ کسی وحی والہام کے پیرو نہین ہین وہ مشائین کہلاتے ہین -
اور وہ لوگ جو کسی وحی والہام کے پیرو ہین متکلمین کہلاتے ہین - اور ارباب
فلسفۂ ذوقیہ مین سے (یعنی وہ فلسفہ جسمین ادراک حقائق اشیا باشراق وجدان
باطن پر مبتنی ہے -) جو لوگ کسی وحی والہام کے پیرو نہین ہین وہ اشراقین
کہلاتے ہین اور وہ جو پیرو وحی والہام ہین متصوفین - عربی فلسفہ
کی کتابون مین اکثر مابین آرائے فلاسفۂ اشراقیہ اور فلاسفۂ مشائیہ کے جدال
ونزاع مذکور ہے - شیخ ابو علی ابن سینا مجدد فلسفۂ مشائیہ ہے اور شیخ
شہاب الدین سہروردی مقتول رئیس فلاسفۂ اشراقیہ - بعضے کہتے ہین -
کہ بو علی سینا نے اپنے معلومات ابو نصر فارابی کے نوشتہ جات سے حاصل
کیا تھا جو یونانی اور سریانی اور لاطن وغیرہ زبانون سے آشنا تھا - وہ
فلسفہ مین بہ لقب معلم ثانی ملقب ہے - اور لقب معلم اول ارسطو پر اطلاق

ہوتا ہے - عربی کتابونمین حکمت کی تعریف یہ ہے حکمت کہتے ہین اعیان
موجودات کی حقیقت کو جیسا نفس الامر مین ہے بقدر طاقت البشری کے جاننا -
پھر یہ حکمت باعتبار اقسام موجودات کے کئی قسمونمین منقسم ہے - پس اگر وہ موجودات
اس قبیل کے ہین کہ اونکا وجود انسان کی حرکات ارادی و اختیاری پر موقوف ہے
تو اس قسم کے موجودات کے علم کو حکمت عملی کہتے ہین - اور اگر وہ موجودات
ایسے ہون کہ اونکا وجود انسان کے ارادہ اور اختیار مین نہین ہے جیسے نبات
و حیوانات و فلکیات و عنصریات وغیرہ ہین تو اس قسم کی موجودات کے علم کو حکمت
نظری کہتے ہین - پھر حکمت نظری کی تین قسمین ہین - ایک قسم وہ ہے جسمین
ایسے موجودات سے بحث ہے - جو موجود ہونمین مادہ کے محتاج ہین یعنے بے
لگاؤ مادہ کے موجود نہین ہو سکتے ہین جیسے حیوانات اور نباتات وغیرہ ہین
اس قسم کو علم طبیعی کہتے ہین - اور دوسری وہ قسم ہے جسمین ایسے موجودات
سے بحث ہوتی ہے - جو وجود خارجی مین مادہ کے محتاج ہین یعنے جب عالم
فطرت مین پائے جائنگے تو اونکو کسی ایک مادہ کے ساتھہ متعلق ہونا ضرور ہے
مگر وجود ذہنی مین مادہ کے محتاج نہین ہین جیسے دائرہ کرہ خط سطح -
وغیرہ - یا عدد مثل دو - تین - وغیرہ کے کہ انکی سمجھہ بے مادہ کے ہو سکتی ہے
مگر جب یہ خارج مین پائے جائنگے تو کسی مادہ مین پائے جائنگے اس قسم کو علم
ریاضی کہتے ہین - اور تیسری وہ قسم ہے جسمین ایسے موجودات سے
بحث ہے جو نہ موجود ہونے مین مادہ کے محتاج ہین نہ سمجھے جانے مین
یعنے بے لگاؤ مادہ کے موجود ہوتے ہین اور ذہن مین بھی تصور کئے جاتے ہین

جیسے الٰہ یعنے خداوند تعالے کی ذات و عقول یعنے ملایک - و نفوس یعنے جان وغیرہ
ھیں اس قسم کو علم ما بعد الطبیعہ کہتے ھیں - اسکی دو قسمیں ھیں - ایک وہ
جسمیں الٰہ و عقول و نفوس سے بحث ھوتی ھے اسکو علم الٰھی کہتے ھیں اور
یونانی میں ثیولوجیا[۵] - دوسری وہ جسمیں امور کلی سے جو موجودات کے احوال
عام ھیں بحث ھوتی ھے - جیسے وحدت - کثرت - وجوب - امکان - حدوث -
قدیم وغیرہ ھیں اسکو امور عامّہ اور فلسفہ اولیٰ بھی کہتے ھیں اور یونانی
میں انطولوجیا - یہ تین قسمیں یعنے علم طبیعی[۱] - علم ریاضی[۲] - علم ما بعد الطبیعہ[۳]
حکمت نظری کے اقسام ھیں - پھر ان تین قسموں میں سے ہر ایک قسم کی بہت سی
قسمیں اصول و فروع ھیں - علم طبیعی کے آٹھ قسمیں ھیں پہلی[۱] قسم مبادی متغیرات
کی معرفت یعنے اون چیزوں کے احوال جنسے اشیائے قابل تغییر متغیر ھوتے ھیں
جیسے - زمان - مکان - حرکت - سکون - نہایت - لانہایت - وغیرہ ھیں
اس فن کو علم سماع طبیعی کہتے ھیں - دوسری[۲] قسم معرفت اجسام بسیطہ
و مرکبہ کی اور احکام بسائط علوی و سفلی کے اس فن کو علم السماء و العالم
کہتے ھیں - تیسری[۳] قسم معرفت ارکان و عناصر - اور ایک ہی مادہ مشترکہ پر
صور مختلفہ کا وارد ھونا - اس فن کو علم کون و فساد کہتے ھیں - اور
چوتھی[۴] قسم علم علل حوادث ھوائی و ارضی جیسے بجلی - کڑک - باران - برف -

---

۵ ثیولوجیا لغة یونانیہ مرکبة من ثیو بمعنے الالٰہ و لوجیا بمعنے العلم اے العلم الالٰھی و ہذہ الکلمة قد صحفت الی اثولوجیا فی کتب الحکمة العربیة و انی قد حققت ہذہ الکلمة بالمراجعة الی الیونانیة فلا شک ان اثولوجیا مصحف ثیولوجیا فتذکر ۱۲ منہ

زلزلہ وغیرہ یعنے ان سبکی علتون اور سببونکو جاننا اسکو علم آثار علوی کہتے ہین
پانچوین قسم معرفت مرکبات کی اور اونکی ترکیب کی کیفیت اوسکو علم معادن
کہتے ہین چھٹی قسم معرفت اجسام نامیہ کے اور اونکے نفوس و قوی کی اوسکو علم نباتات
کہتے ہین ساتوین قسم معرفت احوال اجسام متحرکہ بحرکت ارادی کی یعنے جو اجسام
حرکت ارادی سے حرکت کرتے ہین اور اونکے مبادی حرکات اور اونکے نفوس
و قوی کی اوسکو علم حیوان کہتے ہین آٹھوین قسم معرفت نفس ناطقہ انسانی کی
اور کیفیت اوسکی تدبیر و تصرف کی بدن اور غیر بدن مین اوسکو علم النفس کہتے ہین
اور فروع علم طبیعی کے بہت ہین جیسے علم طب و علم احکام نجوم و علم فلاحت
وغیرہ۔ مگر علم منطق کو بعضون نے حکمت مین داخل کیا ہے اور بعضون نے نہین کیا
اسلیے کہ وہ علم طریقہ اکتساب مجہولات بذریعہ معلومات کے ہے۔ درحقیقت
وہ علم بمنزلہ ادوات و وسائل کے ہین نہ مقاصد کے۔ علم ریاضی کے بھی اصول
و فروع بہت سے فنون ہین۔ اصول علم ریاضی کے چار ہین۔ اول وہ جسمین
کم متصل قار الذات یعنے مقادیر متصلہ سے بحث ہے اوسکو علم ہندسہ و جومطریا
کہتے ہین دوم وہ جسمین کم منفصلہ سے بحث ہے یعنے اوسمین اعداد اور اونکے
خواص کی معرفت حاصل ہوتی ہے اوسکو علم عدد اور علم حساب اور علم
ارثماطیقی کہتے ہین سوم وہ علم جسمین کیفیت سے اجرام علوی کی حرکات
و ابعاد کے۔ اور اونکی اوضاع سے بہ نسبت ایک دوسری کے اور بہ نسبت اجرام

ء جومطریا ہذہ الکلمۃ ایضًا مصحفۃ من جیومیطریا وہی فی اصل الیونانیۃ مرکبۃ من جی بمعنی الارض
و میطریا بمعنی المساحۃ ومعناہا مساحۃ الارض ۱۲ منہ

اجرام سفلی کے بحث ہوتی ہے اوسکو علم نجوم اور علم ہیئت کہتے ہین - مگر علم احکام
نجوم اس سے خارج ہے - چہارم وہ علم جسمین نسبت مؤلفہ سے بحث ہے اوسکو
علم تالیف کہتے ہین اور اس علم تالیف کو جب آواز سے متعلق کرتے ہین تو
باعتبار تناسب درمیان آوازون کے اور باعتبار کمیت زمان حرکات وسکنات
کے جو درمیان آوازون کے واقع ہوتی ہین اوسکو علم موسیقی کہتے ہین -
اور علم ریاضی کے فروع بہت سے ہین جیسے علم مناظر ومرایا - علم جبر و
مقابلہ - علم جر اثقال وغیرہ ہین - یہ ساری تقسیمین حکمت نظری کی گذرین
علم حکمت عملی کی بھی تین قسمین ہین - یعنے علم تہذیب الاخلاق - علم
تدبیر منزل - علم سیاست مدن - کیونکہ حکمت عملی عبارت ہے نوع انسان کی
حرکات ارادی اور افعال صناعی کے مصالح کو جاننا - یعنے یہ جاننا کہ کونسی
حرکت ارادی اور فعل صناعی بشر کی اچھی ہے جس سے اونکی معاش ومعاد کے
احوال منتظم ہون اور نفس انکا غایت کمال کو پہنچے - پس اسکی دو صورتین ہین
ایک یہ کہ صرف ایک شخص خاص کے متعلق ہو - دوم یہ کہ ایک جماعت سے بالمشارکت
متعلق ہو - اسکی پھر دو صورتین ہین ایک یہ کہ وہ جماعت ایک گھر یا ایک قبیلہ مین
باہم بمشارکت زندگی کرتے ہین - دوسرے یہ کہ وہ جماعت ایک اقلیم یا ایک
مملکت یا ایک شہر یا گانون مین بمشارکت رہتے ہین - پس جو متعلق ایک
شخص خاص کے ہے اونکو علم تہذیب الاخلاق کہتے ہین اور جو متعلق ایک
جماعت کے جو ایک گھر یا قبیلہ مین رہتے ہین جیسے شوہر وزوجہ اور باپ بیٹے
اور بھائی برادر نوکر چاکر وغیرہ ہین تو اسکو علم تدبیر منزل کہتے ہین اور جو

متعلق ایک جماعت کے ہے جو ایک بستی یا قریہ یا شہر یا اقلیم مین باہم بود باش
کرتے ہین تو اوسکو علم سیاست مدن کہتے ہین۔ سیلاٹ شبہیہ تقسیم فلسفہ عملیہ کی
ہر ایک عربی حکمت کی کتاب مین نظر آتی ہے۔ لیکن کہتے ہین کہ بعد ظہور شریعت
اسلام کے ہمکو حکمت عملی کی تحقیق کی ضرورت نرہی کیونکہ احکام شریعت مصطفویہ نے
فلسفہ عملیہ کی حاجت کو رفع کر دیا ہے۔ معہذا اہل اسلام مین بعض مفید کتابین علم
اخلاق کی مثل کیمیای سعادت اور احیاء العلوم اور اخلاق جلالی اور اخلاق ناصری
وغیرہ کے موجود و متداول ہین۔ ابن مسکویہ نے ارسطو کی اخلاق کی کتاب کو جسکا
نام کتاب الطہارۃ ہے۔ یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا اور پھر اوسکو خواجہ نصیر الدین
طوسی نے فارسی مین ترجمہ کیا جو بنام اخلاق ناصری مشہور ہے۔ اب ہم بیان اسکا
کرتے ہین کہ ہمارے قوم نے واقعی ترقئ علم کسقدر کی ہے۔ مسلمانون نے بالتخصیص علم
منطق مین بڑی ترقی کی ہے۔ وہ مجہولات تصوریہ و تصدیقیہ کے دریافت کے لیے
کلیات خمسہ سے معرف۔ اور قضایا سے حجت کی ترکیب دیتے ہین۔ اس آلہ کو اکثر
علماے اہل اسلام بڑے سلیقے اور چستی و چالاکی سے کام مین لاتے ہین۔ لیکن از انجا
کہ یہ علم ذہن کو فکر مین وقوع خطا سے بچانیکے واسطے ہی زیادہ بکار آمد ہے
نہ واسطے استکشاف حقائق کے۔ لہذا یہ کچھ بعید نہین کہ طبقات جدیدہ اساتذہ
و تلامذہ احتجاج و استدلال منطقے کے دائرہ ہی کے اندر گھومتے پڑے ہین۔
اگرچہ قواے عقلیہ کو فن منطق سے تیزی حاصل ہوتی ہے۔ اور ذہن خطاے
فکر سے بچتی ہے۔ پر میری دانست مین شرح تہذیب اور قطبی مع میر اور متن سلم سے
زیادہ پڑھنا اور بال کی کھال کھینچنی فعل عبث ہے اور یونان کے حکماء سے تو اتنے

طور پر تدلیس اور جربزہ کو شیوہ گردانتا ہے - لازم ہے کہ منطق کو صرف علم آلی جانین یعنے وہ ایک آلہ ہے جس سے طریقۂ تعریف اور احتجاج معلوم ہوتا ہے - تاکہ اوسکے استعمال سے ذہن کو فکر کی خطا سے صیانت ہو جیسا صرف و نحو الفاظ مفردہ و مرکبہ کی صحت و ترکیب کی رہنمائی کا آلہ ہے - مین نے لکھنؤ کے متاخرین منطقیون کی بعض کتابین دیکھی ہین کہ صرف مباحثات لفظی اور تدقیقات بیفائدہ سے پر ہین - فی الواقع اس فن خاص مین ہم اہل اسلام کے یہان بعض ایسی ایسی عمدہ کتابین ہین کہ وہیلی صاحب اور مِیل صاحب کی عمدہ منطق کی کتاب سے کہین فائق و بہتر ہین - لیکن یہی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے یہان یہ علم آلی علم استقلالی بن گیا ہے اور اس علم کے علما کا خاصہ یہی کام ہو گیا ہے - کہ بکواسی اور سفسطیات و مغالطات لا یعنی مین تضییع اوقات کرتے ہین - واقع مین اس بیفائدہ فن جدلی مین ہمارے علماے متاخرین کو اسقدر شغف ہو گیا ہے - کہ وہ اور اور علوم مفیدہ کی تحصیل سے باز رہے - اگر آپ کسی ہندوستانی بڑے منطقی سے ایک اودنے مسئلۂ جغرافیا یا ریاضی کا پوچھئے تو ایسا جواب پائیگا کہ جس سے آپکو معلوم ہوگا کہ اونکی معلومات آجکل کے انگریزی دبستان کے طلبہ کے معلومات سے بھی کہین کم ہین - ہندسہ و ریاضی مین مسلمانون نے بڑی ترقی کی تھی - گو متاخرین اہل فرنگ کی ترقی کے برابر نہو - ماخذ اسم و الجبر ہے کہ الجبرہ کے عرب مخترع ہین - لیکن بعض حکیم دیوفنطس یونانی کی طرف اسکی ایجاد کو منسوب کرتے ہین - اگلے ہندوؤن سے عرب نے وضع مراتب اعداد سیکھی ہے - چنانچہ اوسکو اعداد ہندیہ کہتے ہین - ہندسہ جو مطریا مین ہنوز انکے یہان علاوہ کتنے اشکال خارجی کے بندرہ مقالہ موجود ہین - چونکہ حضرات

عرب کی معاش تجارت تھی - لہذا وہ ابتدا ہی سے یعنے قبل یونانیون سے علم اخذ کرنے
کے علم حساب مین استاد تھے - روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ جسوقت منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے ایک شخص نے مخارج کسور تسعہ کا آپ
سے سوال کیا آپ نے منبر ہی پر سے بلا تامل فرمایا کہ اضرب ایام اسبوعک علی ایام
سنتک یعنی اپنی ہفتے کے دنونکو سال کے دنون پر ضرب کر - تو جواب اپنے سوال کا
پاویگا - اہل عرب نے علم ہیئت مین جو ترقی بخش عقل ہے بڑی تکمیل کی تھی جیسا
ہم نے پیشتر ذکر کیا خلیفہ مامون نے بصرف مبالغ کثیر اچھے اچھے آلات وادوات
ریاضی کے تیار کروائے تھے - اور اوسکے مہندسون نے ایک درجہ نصف النہار
کی پیمایش کی تھی - سند ابن علی یہودی جسکو مامون نے مسلمان کیا تھا اور عباس
بن سعید اشعری اور عباس بن علی منصور اور خالد بن عبدالملک مروزی ان چارون
نے حسب الحکم مامون کے بغداد مین شماسیہ مین رصد باندھی تھی اور دمشق مین کوہ
قاسیہ پر بھی رصدگاہ تیار کروائی - یہی پہلی بار تھی کہ مسلمانونمین رصد باندھی
گئی - بعد اوسکے مختلف عہدونمین بہت سے مسلمان مہندسون اور منجمون نے رصدین
باندھین - زمان اوسط مین نصیر الدین طوسی نے جو شیعی مذہب کے علم کلام کا
مجدد تھا مراغہ مین رصد باندھی تھی - خلاصہ یہ ہے - کہ عہد خلفاے عباسیہ سے
لیکر تا بہ تیمور لنگ کے زمانے تک نظارہ ستارونکا بلا اعانت دوربین کے بڑی سرگرمی
سے ہوتا تھا - اور بغداد اور اندلس اور سمرقند کے زیچ کواکب مرصودہ سے
صرف اکثر اغلاط جزئیہ کی تصحیح ہوئی ہے - مگر بطلیموس کے نظریات کی تردید اور نظام
شمسی کی صحت کے اکتشاف کی طرف کسی نے اقدام نہین کیا - مدارس علمیہ اسلامیہ

مین نظام بطلیموسی براھین طبیعیۂ ارسطوسی محکم ھوکر مقبول و مستفیض رہا۔ اس نظام بطالت
انجام کا بانی بطلیموس حکیم مصری ہے جو ایک سو تینتیس برس بعد میلاد مسیح کے سلطنت بادشاہ
دریانوس کے وقت گلزار جہان مین شگفتہ ھوا تھا خلاصہ اوسکے نظام کا یہ ہے۔ کل عالم
جسمانی بر طبق اس نظام کے تیرہ کرات سے وجود پذیر ھین۔ جو ایک دوسرے سے متلاصق
ھین۔ اونمین سے چار کرۂ عناصر اربعہ ھین۔ اور نو کرات اثیریہ یعنے آسمان ھین
سات آسمان ساتون کواکب سیارہ کے لئے ھین۔ اور فلک ہشتم ثوابت کا مقر ہے
اور فلک نہم کل ستارون سے معری اور خالی ہے۔ اسلئے اوسکو فلک اطلس کہتے ھین
سیارات ایک ایک فلک پر جو اجرام شفاف و بلورین اور غیر قابل خرق و التیام
ھین۔ مثل نگینۂ انگشتری کے جڑے ھوے ھین۔ اون افلاک کے حرکات مختلفہ کے
حساب کے لئے بطلیموس کو دوائر خارج المرکز و دوائر تدویر جو جہات مختلف مین متقاطع
ھوتے ھین فرض کرنے کی ضرورت پڑی۔ اور اگر کوئی نئی حرکت نکلتی تو نیا فلک
بلورین اوسکے لئے فرض کرنا پڑتا۔ تا اینکہ بقول مسٹر فونٹیل کے افلاک بلورین
کے فرض کرنے مین بطلیموس کو کچھ تامل نہین ھوتا تھا۔ اور ہر ایک غرض کے لیے
وہ بے انتہا افلاک فرض کرتا جاتا تھا۔ ان دوائر کے فرض کرنے مین اسقدر
پریشانیان حاصل ھوتی تھین کہ انفانسس بادشاہ قشتالہ نے جو اپنے عہد کا بڑا
مہندس تھا مسخرگی سے کہا کہ اگر خدا مجھے اپنے کونسل مین عالم کے پیدا کرتے وقت
بلاتا تو مین اوسکو اچھی مشورت بتاتا۔ قطع نظر اسکے کہ یہ نظام منجر بطرف تحدید
العباد کے ہے۔ اور اس سے لازم آتا ہے کہ صانع حقیقی کے مصنوعات بے انتہا کو
ایک کرہ مین منحصر کرین۔ آخر کار امتحان تجارب و مشاہدات مین نہ ٹھہرا۔

اور باوصف مقابلہ و مزاحمت تعصب و غلوے دین کے جملہ مہندسین اور فلاسفۂ
بافرھنگ فرنگ نے اوسکو رد کیا - سیارات و ثوابت جدیدہ کا استکشاف اور ظہور ستارۂ
دنبالہ دار نے جو آسمانون مین جہات مختلف مین حرکت کرتے نظر آئے (جسکو ہمارے
حکمار نے کائنات الجو مین سے گمان کیا تھا) جنکی حرکات مین درصورت وجود افلاک
جرمیہ کے مزاحمت ہوتی افلاک بلورین کو اونکی حرکات سریعہ سے پارہ پارہ کر دیا
اور یہ گھروندے ارسطو اور بطلیموس کے ٹوٹ گئے - اس نظام غلط کے حامیون کے
زعم مین اگر اجرام سماویہ کے ٹھہرے رہنے کے لئے افلاک جرمیہ سے تعلق ضروریات مین
سے ہے - تو ہم پوچھتے ہین کہ آخر فلک الافلاک جسکے جوف کے اندر بطبق اس نظام غلط
کے کل کائنات ہین - کسپر ٹھہرا ہوا ہے - ازانجا کہ مسلمان ہیئت دان دوربین
نہین رکھتے تھے - لہذا وہ اقمار یعنے سیارات ثانویہ سے اور بہت سے نئے سیارات
سے جنکو آجکل اہل فرنگ نے نکالا ہے ناواقف تھے - علے ہذا القیاس وہ زحل کے حلقتین
سے جسکو اہل فرنگ نے بذریعۂ دوربین کے دیکھا ہے مطلق نہین تھے - اگرچہ ہمارے
فلاسفہ نظام شمسی سے واقف نہ تھے - پر شیخ الرئیس نے شفا مین درخصوص حرکت
زمین کے فیثاغورس کی راے کو ذکر کیا ہے - مگر اوسپر اعتراضات وارد کر کے
اوسکا ابطال بھی کیا ہے - مین اسمقام مین قول شیخ کو بعینہ ذکر کرکے اون
جوابونکو بھی ذکر کرتا ہون جو یورپ کے حکماے اہل فلسفہ استقرائیہ اون اعتراضات
کے دفعیہ مین دیتے ہین - شیخ الرئیس کہتا ہے - اما القول بان الارض تتحرك
بالاستدارة والفلك ساكن - وان الشمس الكواكب تشرق عليها في اعيننا و
تغرب بسبب اختلاف محاذاة اجزاء الارض المتحركة اياها وهي ساكنة

لا تشرق ولا تغرب - فيبطله ان المدرة المرمية فى الهواء تقع على عمود
واستقامة على موضعه الاول المرمي عنه ولو كان هذا القول حقا لوجب ان لا تنزل
المدرة على الاستقامة بل تكون منحرفة ولكانت المدرة تتاخر عن المحاذاة وتقع الى
المغرب دائما - ولو كانت الارض تتحرك بهذه الحركة السريعة (التى تقطع بها مسافة
الف ميول فى ساعة عند خط الاستواء) لما كان بعد مسقط السهم المرمى الى المشرق
من الرامي كبعد مسقط السهم المرمي الى المغرب من الرامى - بل كان كل حركة من الحركات
على الهواء المنفصل عن الارض الى جهة حركتها ابطاء والى خلاف تلك الجهة اسرع

خلاصہ اس اعتراض کا یہہ ہے کہ یہہ قول کہ زمین حرکت دوری کرتی ہے اور آسمان ساکن ہے
اور یہ کہ آفتاب اور کواکب کا طلوع و غروب بسبب زمین کے اجزا کی محاذات کی بہ نسبت اونکے متبدل
ہونیکے ہوتا ہے - لیکن نفس الامر مین آفتاب ایک ہی جگہہ قائم ہے اور اوسکو طلوع
و غروب نہین ہے - از روے وجوہات مصرحۂ ذیل کے باطل ہے - اگر کسی کلوخ
کو اوپر پھینکئے تو وہ اوسی مقام مین جہان سے پھینکا گیا تھا سیدھا خط مستقیم پر
گرتا ہے - حالانکہ اگر زمین متحرک ہوتی تو وہ سیدھا نگرتا بلکہ منحرف گرتا - اور
اگر نفس الامر مین زمین ایسی حرکت سریعہ سے متحرک ہوتی کہ جس سے وہ حدود
خط استوا مین ہزار میل ایک ساعت مین قطع کرتی ہے - تو ضرور یہ ہوتا کہ جس
تیر کو مشرق کی سمت پھینکین وہ اوس تیر سے کمتر مسافت پر گرے جسکو
مغرب کی طرف پھینکین بلکہ ہر ایک چیز کی حرکت جو سمت حرکت ارض کے
ہوا پر پھینکی گئی ہو زیادہ تر بطی بہ نسبت حرکت اوس چیز کے ہوتی جو غیر سمت
حرکت ارض کے پھینکی جاے - حکماے اہل یورپ بر طبق ضابطۂ فلسفۂ استقرائیہ

تجربہ سے اس اعتراض کا جواب چند مشاہدات و تجارب متکررہ سے استنباط کرکے
یون دیتے ہین۔ اور اونکی تقریر یہ ہے کہ ہرگاہ کسی جسم متحرک بالذات سے کوئی
دوسرا جسم منفصل ہوکر متحرک ہو۔ تو وہ جسم متحرک بالذات کی حرکت سے بعد انفصال
کے بھی بہرہ مند ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی جہاز تیز رو کے مستول پر سے ایک کلوخ
پھینکا جائے۔ تو وہ ٹھیک مستول کے پائین مین گریگا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر
کسی تنگ منہ کے بوتل مین پانی بھرکر جہاز کے سقف پر اوندھا رکھین اور ٹھیک اوسکے
نیچے اوسکے مقابل دوسری اور ایک بوتل رکھین تو اوپر کے بوتل کا پانی قطرہ
قطرہ نیچے کے بوتل مین گرتا جائے گا۔ حالانکہ قطرات پانی کے اوپر کے بوتل سے
اوترتے وقت جب عالم ہوا مین تھے جہاز کتنے فٹ آگے بڑھ گیا۔ ہرگاہ دو
آدمی چلتی ریل گاڑی کے دونون کنارون پر بیٹھکر ایک گیند کو اوچھالین تو وہ
خط مستقیم پر سیدھا ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ مین جائیگی۔ گو گاڑی
در اثنای اوس زمان کے کہ جب گیند ہوا پر تھی کتنی مسافت پر چلی گئی۔ انتہیٰ۔
ممالک شرقیہ مین اکثر علوم اوہام باطلہ سے مختلط ہین۔ چنانچہ علم ہیئت
علم تنجیم سے مختلط ہے۔ اور علم کیمیا کو خیالات موہومی مین صرف کرتے ہین۔
جغرافیا مین بھی مسلمانون نے اچھی ترقی کی تھی۔ مگر وہ بہت سے امور سے
جنکو متاخرین اہل فرنگ نے نکالا ہے۔ ناواقف تھے۔ اونکو صرف برّ اعظم
قدیم کا علم تھا جسکو وہ ربع مسکون کہتے تھے۔ اونھون نے ربع مسکون کو
سات قطاع طولانی مین منقسم کیا ہے اور اونکا ہفت اقلیم نام رکھا ہے۔
اور یہ قطاع طولانی شرقاً و غرباً متسع ہوتے ہین۔ اس تقسیم مین اونھون نے

طول وقصر نہار کا اعتبار کیا ہے - اور ہر ہر اقلیم کو ایک ایک سیارہ کی طرف منسوب کیا ہے
حق یہ ہے کہ علم جغرافیا اور فن ملاحت یعنے صنعت جہاز رانی مین ہمارے یہان تکمیل نہین
ہوئی - ہمارے حکما اون اراضی جدیدہ سے جو مقابل ہمارے ربع مسکون کے ہے اور
جہانکے سکنہ کا پاؤن ہماری طرف ہے وقوف نہین رکھتے تھے - اونکو متاخرین ملاحانِ
فرنگ نے استخراج کیا ہے - اونکے عہد مین مقناطیس کی خاصیت علی وجہ الکمال معلوم
نہین ہوئی تھی - لہذا کمپاس مقناطیسی کا ایجاد نہین ہوا تھا - نظر برین ملاحان
اور جہاز بانانِ قدیم کو یہ جرأت نہین ہوتی تھی کہ بحر محیط مین جہاز رانی کرین وہ اپنی
سیاحت بحری مین سواحل سے دور نہین جاسکتے تھے - خلاصہ یہ ہے کہ حضرات
عرب نے استکشاف امریکا اور دیگر اراضی جدیدہ کو اہل فرنگ کے لیے چھوڑا
جنہون نے اختراع آلات جدیدہ ملاحت سے اس فن کی بڑی تکمیل کی -
علم طبابت مین حضرات عرب نے جو ترقی وتکمیل کی ہے نہایت قابل تحسین وآفرین
ہے - رازی اور جابر اور ابو علی ابن سینا وغیرہ جالینوس وبقراط کے ہم پلہ
تھے - ابو بکر رازی نے ایک سو بارہ کتابین چھوٹی بڑی تصنیف کی ہین
جنمین سے ایک کتاب طب مین تیس جلدون مین ہے اور نیز قریب بارہ رسالے اونہون
نے فن کیمیا مین لکھے ہین - شہر بغداد مین ایک سو ساٹھ اطبا طبابت کرتے
تھے - اندلس مین سلاطین عیسائی کا معالجہ بھی حکماے عرب کیا کرتے تھے - علم
ترکیب ادویہ مین ابن زہر بڑا مستند الیہ تھا - انہون نے اطباے نسطوری
کی تحقیقات سے زائد نہایت تکمیل کے ساتھ علم ترکیب ادویہ کی ترتیب دی
اور اشتہار کیا - انہین اندلس کے اطباے عربی کے سبب سے بہت سے عربی

لغات السنہ انگریزی و فرنچ وغیرہ مین مخلوط ہو گئے ہین کہ جنکو اتبک بلاد فرنگستان کے
وہا فروش استعمال کرتے ہین - ازانجملہ یہ ہین انگریزی Sherbet عربی شربت
انگریزی Julap عربی جلاب - انگریزی Elixir عربی الاکسیر - انگریزی
Saffron عربی زعفران - وغیرہ - اطباے عرب نے فن کیمیا یعنے علم
حل وعقد اجزا کو طبابت کے جزء علمی و نظری دونون مین اور تشریح لوازمات بدن
انسانی اور ابراے امراض مین صرف کرنے کی بنا ڈالی - قرطبہ مین ابو القیس بڑا
چالاک جراح تھا - انہون نے نسبت سے مشکل اعمال اپنے فن اور فن نفاس یعنے
فن قبالت مین کئی ہین - قانون جو بڑی معتبر طب کی کتاب شیخ الرئیس بو علے
ابن سینا کی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون نے کتنی بڑی ترقی اس
فن مین کی ہے - ایطالیہ مین مقام سلرنو کے مدرسہ مین تراجم کتب عربی سے فن
طبابت کی بلاد یورپ مین اشاعت ہوئی اما اطباے عرب فن نباتات اور علم
کیمیا مین جو طبابت کے عملیات و نظریات کی بنیاد اصلی ہین اوسقدر کامل نہین تھے
اجساد مردہ کی تکریم و تعظیم کی لحاظ سے اہل یونان و عرب انسان کی لاش کی
تشریح نکر کے بندرون اور دوسرے حیوانات طبقہ میمون کی لاش کی تشریح کرتے
جنکے اعضا انسان کے اعضا کے مشابہ ہین - جالینوس کے وقت مین نہایت
محسوس اور موٹے موٹے اجزاے بدن انسانی کی تحقیقات ہوئی تھی - اور باریک
باریک رگ و ریشون کی پچھلے اہل فرنگ نے بذریعہ آلہ خردبین کے تحقیق
و انکشافت کی ہے - علم نباتات اور علم خصائص حیوان مین خصوصًا علم اول
الذکر مین ہمارے علماو نے جو ترقی کی ہے قابل آفرین ہے - ابو عثمان نے علم

خصائص حیوانات مین کتابین لکھین ہین - اور بیرونی نے معدنیات مین اس
حکیم نے تحقیقات کے لئے ملک ہندتک سفر کیا تھا - عباس اور ابن بیطار نے
علم نباتات مین کتابین لکھین - ابن بیطار نے تلاش اقسام نباتات کے اکثر ممالک
کی سیاحت کی تھی - لیکن اونکی تحقیقات بعض امور مین ناکچہ ناقص رہگئین
تھین جنکی تکمیل بذریعہ حکماے بلاد بیضان کے ہوئی - علم کیمیا یعنے علم
حل وعقد کی گبن صاحب کی راے بموجب ایجاد وترقی حضرات عرب کی
تحقیقات سے ہے - اونہون نے پہلے انبیق عرقیات کے چولانے کے لئے
بنایا اور سہ الید ثلثہ کے مادہ کی تحلیل کی اور کہارون اور تیزابون کے
حل کرنے مین کوشش کی اور زہرناک معدنیات کو دوا سے صحت بخش
بناتے تھے - الفاظ Alchemy الکیمیا Elixir الاکسیر
Alembic الانبیق - مروجہ فن کیمیار جنکا ماخذ عربی ہے گبن صاحب کے
قول کو مستحکم کرتے ہین - عرب کے اساتذۂ علم کیمیار کی بڑی خواہش سونا
چاندی اور رازے حیات کی اکسیر کو بنانا تھا اور وے اسی فکر مین رہتے
ہزارون کی عقل و دولت خیال مہوسی مین برباد ہوئے - طبیعیات
مین ہمارے علمار تجارب و مشاہدات سے تحقیق نکرکے باریک باریک
استدلالات منطقیہ کو کام مین لائے ہین - خواص عام اجسام اور ہیولی یعنی مادہ کا
وجود اور ابطال جزر لایتجزی اور ہیولی کا عدم فنا اور حیز طبیعی اجسام اور
حقیقت خلار اور وجود خلار کا محال ہونا اور حقیقت حرکت اور حقیقت و طبیعت
اجرام فلکی - اور سحاب اور ژالہ اور برق اور رعد اور شبنم اور شہاب اور قوس قزح کے

بیدالیش کی تحقیقات صرف استدلالات عقلیا ور براهین قیاسیہ سے کی ھے جسکی بنیاد
چند حقائق واقعیہ ہین جو بجارب سے بیشتر معلوم ھوئے تھے - اور محض تارب بلا واسطہ سے
نہین جیسا طریقہ تحقیق حکمای طبیعی اھل فرنگ کا ہی - اسلیے ھم انکی تحقیقات مین خطا مین
دیکھتے ہین - اونہون نے عناصر اربعہ کو بسیط یعنی غیر مرکب اجزای مختلفہ سی کہا ھے حالانکہ
متاخرین اھل فرنگ بذریعہ آلات کیمیائی کے اونکی تحلیل کر کے دکھا دیتے ہین کہ وہ اجزای
مختلف سی مرکب ھین - ھمارے حکمای طبیعی نے تحقیق کیا ہی کہ فرودات الاذناب یعنے
جھاڑو تارہ مثل شہاب کے کائنات الجو مین سے ھین - حالانکہ انظار دوربین سے
حکمای بلاد بیضان کے ثابت ہوا کہ وہ کواکب سیارہ مین سے ھین جنمین سے بعضے ہمارے
کرہ زمین سے کہین بڑے ھین - علی ہذا القیاس ھمارے فلاسفہ بسبب کما حقہ نجاننے
حقیقت کہربائیت کے برق کی کیفیت کی تحقیق مین خام رہگئے ھین - متاخرین
فرنگ نے اسکی تحقیق کو غایت تک پہنچایا ھے - لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ
ان استدلالات قیاسیہ منطقیہ سے ھمارے علماء جو نتایج نکالتے ھین - گو وہ غلط
ہون - پر طریقہ استدلال اونکا نہایت معقول اور پسندیدہ ھے - الٰہیات مین
حکمای اہل اسلام نے اتنی بڑی ترقی کی ھے کہ بیان سے باہر ہے - اہل اسلام کے الٰہیات
تین قسم کے ہین - ایک الٰہیات ارسطو اور دوسری الٰہیات متکلمین اور تیسری الٰہیات
متصوفین (قدس اللہ اسرارہم) ارسطو کے الٰہیات مین اِلٰہ و عقول سے بڑی
تدقیقات استدلالیہ و مباحثہ ہی - اوسکی راے مین ہر شے کے وجود کیلئے علل اربعہ ضرور
ھین یعنی علت فاعلی و علت مادی و علت صوری و علت غائی - اوسنے مطلق وجود کو دو
قسمون پر منقسم کیا ہی - واجب الوجود و ممکن الوجود - واجب الوجود وہ ہی جسکا وجود

اور زبور ۷۲ کا درس ۲۰ اس طرح ہی "داؤد بن یسی کی دعائین تمام ہوئین"، دیکھیے درمیان مین کسی نے یہ جملہ داخل کردیا پھر اب اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ شروع کتاب سے یہان تک کل زبور حضرت داؤد کی ہین مگر واقع مین ایسا نہین ہی بلکہ خود پادری صاحب کہہ چکے ہین کہ زبور ۴۲ و ۴۷ قرح کے بیٹون کے نام ہین اور لطف یہ ہی کہ جس زبور کے آخر مین یہ جملہ ہی کہ داؤد بن یسی کی دعائین تمام ہوئین وہ بھی حضرت داؤد کا نہین ہی سلیمان کا ہی - اب مین ایک نقشہ لکھتا ہون جس سے مفصل حال معلوم ہوجائیگا کہ کون زبور کسکی طرف منسوب ہی اور کسکا مصنف گمنام ہی -

نقشہ مصنفین زبور مع تفصیل زبورات

نمبر	نام مصنف	تعداد زبور	تفصیل زبورات	کیفیت
۱	داؤد	۷۲	۵ سے ۹ - ۱۱ سے ۳۲ - ۳۴ سے ۴۱ - ۵۱ سے ۶۵ - ۶۸ سے ۷۰ و ۸۶ و ۱۰۱ و ۱۰۳ و ۱۰۸ سے ۱۱۰ و ۱۲۲ و ۱۲۴ و ۱۳۱ سے ۱۳۳ و ۱۳۸ سے ۱۴۵ -	انمین سے ۳۹ و ۶۲ زبور کی نسبت ٹھاکر داس صاحب لکھتے ہین کہ مصنف نامعلوم ہین سرنامی جدوتھن کے نام ہین یعنی گرچہ اوسکی تصنیف نہین ہین مگر انکے نام لگا دیے گئے ہین اور ۱۳۸ کی نسبت لکھتے ہین کہ داؤد کا نہین ہوسکتا ص ۲۹ اظہار عیسوی
۲	سلیمان	۲	۷۲ و ۱۲۷	
۳	آسف	۱۲	۵۰ و ۷۳ سے ۸۳	انمین سے ۷۷ کو ٹھاکر داس صاحب گمنام مین داخل کرتے ہین اور سرنامہ جدوتھن کے نام بتاتے ہین - دیکھو صفحہ ۲۹ - اظہار عیسوی

نمبر	نام مصنف	تعداد زبور	تفصیل زبورات	کیفیت
۴	بنی قرح	۱۱	۴۲ و ۴۴ سے ۴۹ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۷ و ۸۸	بیبل مطبوعۂ مرزاپور مین ۸۸ زبور پر اختلاف لکھا ہی یعنی بنی قرح کا ہی یا ہمان ازراحی کا اور پادری جوزف اوین صاحب شرح زبور مین لکھتے ہین کہ تحقیق معلوم نہین کہ بنی قرح اِن زبورون کے مصنف یا مغنی تھے
۵	موسی	۱	۹۰	علمای طالمود کہتے ہین کہ از زبور ۹۰ سے ۹۹ تک موسی کے ہین مگر پادری ٹھاکر داس صاحب اسکو صحیح نہین سمجھتے دیکھو صفحہ ۲ اظہار
۶	ایتان ازراحی	۱	۸۹	
۷	گمنام	۵۱	۱ سے ۴ و ۱۰ و ۳۳ و ۴۳ و ۶۶ و ۶۷ و ۷۱ و ۹۱ سے ۱۰۰ و ۱۰۲ و ۱۰۴ سے ۱۰۷ و ۱۱۱ سے ۱۲۱ و ۱۲۳ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۸ و ۱۳۰ سے ۱۳۴ و ۱۳۵ سے ۱۳۷ و ۱۴۶ سے ۱۵۰	پادری جوزف اوین زبور کی شرح مین لکھتے ہین کہ اکاون ۵۱ زبور ونکی پیشانی پر کسیکا نام نہین ہی لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین سے بعضے داؤد کی تصنیف ہین —

اسقدر جگہ [illegible] ... [illegible] عبارت کتاب [illegible]

اس نقشہ سے بھی اختلاف اور خلط نہایت عمدہ طور سے واضح ہوتا ہی ناظرین اس خلط کو بنظر غور و انصاف ملاحظہ کرین اسطرح کا خلط بلاشبہہ اس بات کو ثابت کرتا ہی کہ اس بیبل مین خالص الہامی کلام نہین ہی مین اس وقت یہ نہین کہتا کہ یہ خلط کسی بدنیتی سے ہوا بلکہ غالبًا سادگی سے کوئی بُرائی اسمین نہین خیال کی گئی یہ نقشہ پادری جوزف اوین کی رومن شرح زبور اور اوس بیبل سے لکھا گیا ہی جو نہایت اہتمام کے ساتھ بڑی محنت سے صحیح ہو کر چوتھی مرتبہ مرزاپور مین نارتھ انڈیا بیبل سوسیٹی کیطرف سے ڈاکٹر میتر صاحب کے اہتمام سے ۱۸۷۰ء مین چھپی ہی مختصر کیفیت شرح مذکور اور اظہار عیسوی وغیرہ سے لکھی گئی ہے

(۱۵) امثال سلیمان - اسمین کچھ نصیحتین مذکور ہین اسکا مصنف حضرت سلیمان کو بتاتے ہین مگر یہ کتاب خود بول رہی ہی کہ اسمین دوسرون کا کلام بھی داخل ہی چنانچہ باب ۳۰ و ۳۱ سے ظاہر ہی کہ آجور اور لموئیل کا کلام اسمین ملا ہی اور ان دونون کا حال نہین معلوم کہ کون تھے اور کب ہوے ہین اور اس کتاب کا باب ۲۵ ورس اوّل اس طرح ہی " اور یہ بھی سلیمان کے امثال ہین جنکی شاہ یہوداہ کے لوگون نے نقل کی تھی " اس ورس سے بعض تو یہ استدلال کرتے ہین کہ اس کتاب کے ۶ یعنی ۲۵ سے ۳۱ تک الحاقی ہین مگر اسمین تو شک نہین کہ یہ ورس الحاقی ہی ہمارا مدعا اسیقدر حاصل ہے یعنی جا بجا سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہوتا جاتا ہی کہ بیبل مین خلط ملط ہے خالص ہین کلام نہین ہی - ٹھاکر داس صاحب کہتے ہین کہ " ان شبہون سے یہ ثابت نہین ہ سلیمان نے کوئی امثال نہین کہی " (اظہار عیسوی صفحہ ۳۰) مین کہتا ہون کہ جناب ہم یہ نہین کہتے کہ اس کتاب مین کوئی بات سلیمانؑ کی نہین بلکہ یہ کہتے ہین کہ یہ کل کتاب سلیمانؑ کی نہین ہے دوسرے کا کلام بھی اسمین مخلوط ہی جس سے کل کتاب مشتبہ ہو جاتی ہی ؛

(۱۶) کتاب واعظ اسکو کتاب جامعہ بھی کہتے ہین اسے بعض سلیمان کی تصنیف بتاتے ہین بعض اشعیا کی بعض خرقیا کی اور گروه ... سکے بیٹے ابہود کی تعلیم کے لیے کسی شخص نے تصنیف کی تھی - اس تقدیر پر گرچہ اوسمین کیسی ہی عمدہ نصیحتین ہون مگر وہ الہامی کتاب نہین ہو سکتی کیونکہ دنیا مین بہت کتابین نصیحت کی ہین جنمین عمدہ عمدہ باتین ہین مگر کوئی عیسائی اونکو الہامی نہین کہتا +

... گروٹیس سا محقق اور ممتاز عالم یہہ کہتا ہے کہ زور بابل کے حکم

سلہ واقع مین یہ دعوی جیسا کچھ ہو مگر دلیل تو ایسی بیان کی ہے کہ پادری صاحب کی لیاقت کو دیکھکر تعجب کیا ہنسی آتی ہی لکھتے ہین کہ " کیونکہ شروع کتاب مین لکھا ہی کہ داؤد کے بیٹے سلیمان کے امثال پھر باب ۱ پہلی آیت مین ہی سلیمان کی امثال پس کتاب آپ ہی اپنے مصنف کا آوازہ دیتی ہی " بھلا کہین کسی کتاب کے شروع مین کسیکا نام لکھا ہونے سے یہ ثابت ہو سکتا ہی کہ بالیقین یہ اسیکی تصنیف ہے جسکا نام اسپر لکھا ہے بہت سی جعلی کتابین بھی ایسی ہی ہین پھر کیون اونھین جعلی کہا جاتا ہی ۱۲

(۱۷) غزل الغزلات اور اسکو نشید الانشا بھی کہتے ہین اسمین صرف عاشقانہ مضامین ہین جسوقت
حضرت سلیمان نے فرعون کی بیٹی سے نکاح کیا ہے جو حضرت سلیمان کی بہت محبوبہ تھی اوسی وقت
یہ عاشقانہ مضامین لکھے گئے ہین یہ گفتگو اوس تقدیر پر ہے کہ حضرت سلیمان کو اسکا مصنف قرار دین
تھیمس اور ریگلارگ کو اسکی سچائی پر کلام تھا۔ اور وہشٹن کہتا ہی کہ یہ تو ایک اوباشانہ راگ ہی
کو کتاب الہامی سے نکالنا چاہیے۔ اور سملر کہتا ہی کہ ظاہرا یہ جعلی کتاب ہی۔ غرضکہ یہ کتاب بھی
الحاق الہامی کتاب نہین ہی ایسے سخت اختلافات اس امر کی کافی دلیل ہین کہ اہل کتاب
پاس ان کتابون کی کوئی قطعی سند نہین ہی صرف ہر ایک شخص اپنے قیاس سے کچھہ کہتا ہی ؛
یشعیاہ۔ اسکو یشعیاہ نبی کی تصنیف کہتے ہین اس کتاب کے باب ۳۸ کے دیکھنے سے اور
خصوصاً ۲ سلاطین باب ۲۰ سے مقابلہ کرنے سے بہت بڑا شک ہوتا ہی کہ یشعیاہ کی تصنیف ہو بلکہ
انصاف اسکا مقتضی ہوتا ہی کہ سلاطین باب ۲۰ اور یسعیاہ کا باب ۳۸ ایک شخص کا تصنیف ہو
کاکرن کاتلک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو ۱۸۵۲ء آگرہ مین چھپا ہی اور وہ مباحثہ پادری
وارن صاحب سے ہوا تھا لکھتا ہے ""کہ مشہور استاہلن جرمنی نے کہا ہی کہ کتاب اشعیا مین باب چالیسوین
سے چھیاسٹھوین باب تک ممکن نہین کہ تصنیف اشعیا کی ہو"" اس تقدیر پر ستائیس باب
یشعیاہ کے الحاقی ہوے اور الحاق کرنے والے کا پتہ نہین پادری ٹھاکر داس صاحب اظہار عیسوی
کے صفحہ ۱۹۷ مین لکھتے ہین ""کہ بہتیرے ہین جنھون نے استاہلن کے قول کی تردید کی ہی جنمین سے
پروفیسر جابان کے جوابات بارن صاحب نے انٹروڈکشن کی چوتھی جلد مین درج کیے ہین اور
ثابت کیا ہے کہ یہ ساری کتاب یشعیاہ کی تصنیف ہے""
مین کہتا ہون کہ ان لوگون نے رد کیا ہے مگر اوس سے ثبوت قطعی اسکا نہین ہوتا کہ یہ اشعیا
کی تصنیف ہے جب پادری صاحب اسکا ثبوت نقل کرینگے تو ہم دکھا دینگے کہ اسکا نام ثبوت
نہین ہے محض وہم ہے ؛
علاوہ اسکے اس اختلاف سے اتنی بات تو بلاشک ثابت ہوتی ہی کہ ان کتابون کی سند قطعی اہل کتاب

نفس حقیقت اوسکی ہے یعنے ضروری ہے - اور کسی حال مین انفکاک وجود اوس سے
محال ہے - وہ باری تعالی سبحانہ ہے - اور ممکن الوجود وہ ہے جسکے وجود اور عدم
دونون ضروری نہون - اسلیے اوسکے وجود مین آنیکے لئے علت موجبہ کی ضرورت ہی ۱
ممکن الوجود کو ارسطو نے دس سلسلہ مین منضبط کیا ہے جسکو مقولات عشرہ اور یونانی
مین قاطیغوریاس کہتے ہین - پہلا جوہر ہے جسکی پانچ قسمین ہین - ہیولی -
صورت جسمیہ - جسم طبیعی - نفس - عقل - اور عرض کی نو قسمین - یعنے - کم
کیف - این - متی - اضافت - وضع - فعل - انفعال - ملک - تفسیر انکی کتب حکمت مین
مبسوط ہے - جتنے موجودات ممکنہ ہین ان اجناس عالیہ عشرہ سے باہر نہین ہین
ارسطو کے اصول مین سے یہ بھی ہین سکہ وجود علت تامہ بلا معلول محالات مین سے
ہے - اسیلئے اوسنے عالم کو قدیم کہا ہے - ارسطو کے مہمل اصول مین سے یہ ہین کہ علت
فاعلی جب بسیط ہو تو محال ہے کہ اوس سے معلول واحد سے زیادہ صادر ہون
اس سے انہون نے استنتاج کیا ہے کہ واجب الوجود سے جو علت بسیط ہے
اور بسیط حکمی اوسمین کثرت نہین ہے صرف معلول واحد یعنے عقل اول صادر
ہوئی - اور عقل اول سے جسکی ماہیت بنظر ذات کے ممکن الوجود اور بنظر
اوسکی علت کے واجب الوجود ہونیکے ذو الاعتبارین ہے عقل ثانی اور فلک اول
صادر ہوئے - علی ہذا القیاس ہر ہر عقل سے ایک فلک اور ایک عقل صادر
ہوتی گئی - یہان تک کہ عقل تاسع سے فلک قمر یعنے آسمان دنیا اور عقل
عاشر پیدا ہوئی - اور عقل عاشر سے جو مبدء فیاض اور مدبر عنصریات ہے اور
جسکو عقل فعال کہتے ہین عناصر کی ہیولی اور صورت پیدا ہوئی - اور تنوع

اور تکثر عنصریات بسبب تنوع حرکات فلک ہے - ارسطو کے اصول الٰہیات مین نفس ناطقہ یعنے روح انسانی کی بقا نہایت معقول طور پر ثابت کی گئی ہے - الٰہیات متکلمین مین ذات واجب الوجود اور اوسکی صفات تنزیہی وغیرہ براہین عقلیہ سے نہایت معقول طور پر ثابت کی گئے ہین متکلمین ذات باری کو فاعل موثر اول کہتے ہین - علت موجبہ نہین کہتے ہین - کیونکہ اونکا قول ہے کہ اگر وہ باری تعالیٰ کو علت کہین گے تو معلول یعنے عالم کا قدیم ہونا لازم آویگا اسلئے کہ تخلف علت کا معلول سے محال ہے - مگر اگر خدا کو فاعل موثر کہین تو یہ لازم نہین آتا ہے - کیونکہ ممکن ہے کہ وجود موثر قبل وجود اثر بلکہ قبل قوت تاثیر کے بھی پایا جاوے - ہمارے اس تحریر کے لکھنے کا زمانہ بہت قلیل ہے لہذا ہم ایجاز و اختصار اختیار کرتے ہین - ورنہ اس فن خاص مین کسیقدر بسط کے ساتھ لکھتا - الٰہیات متصوفین نہایت دلپذیر اور دقیق ہے - اونکی رائے مین صرف ایک وجود مطلق ازلی و قدیم اور غیر قابل فنا ہے - وہ مطلق وجود کو جزئی حقیقی کہتے ہین مثل مشائیون کے کلی مشترک مابین ممکن و واجب کے نہین کہتے ہین اونکی رائے مین کل عالم شئون متنوعہ اوسی ایک وجود مطلق کا ہے -

بیت

ہے شئون وجود کا سب کھیل + ہر طرف اک کو جلوہ گر دیکھا +

یہ تکثر و تعدد محسوس وجودات مین حقیقی نہین ہے - بلکہ محض اعتباری اور اختراعی مثل سراب کے ہے - خلقت عالم مین اوس وجود مطلق مین تین اعتبارات ظہور مین آئے جنکو وہ بلفظ تنزلات تعبیر کرتے ہین -

پہلی حالت وہ ہے کہ حقیقت الٰہیہ اپنی ذات مین مخفی تھی - یہ وہ حالت ہے کہ جسمین تکثرات و تشخصات عالم شہادت حجاب ذات ربوبیت مین مستور رہتے تھے اس حالت کو وے غیب الغیب کہتے ہین - دوسری حالت وہ ہے کہ جسمین صفات الٰہی مقتضی ہوئین کہ جو ماہیات متنوعہ ذات الوہیت مین مخفی ہین علم الٰہی مین جلوہ گر ہون - اس حالت کو وہ غیب الثانی کہتے ہین - اور تیسری حالت وہ ہے کہ جسمین تشخصات اعتباریہ مرتبہ ظہور مین آئے - اس حالت کو وہ تفرقہ کہتے ہین کل عالم ظہور تطورات ارادی اوس ہستی مطلق کا ہے اور اوسکی قدرت سے عالم شہود مین ہے - اگر ایک لمحہ وہ قوت زائل ہو تو فنا ہو جاے - اور بحسب تطورات ارادی کے برابر اوسمین تغیر و انقلاب ہوتا جاتا ہے - اور ہر شے ہر لمحہ صدد انقلاب مین ہے - اس خیال وحدت وجود سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمارے علماء مادیات کو خدا کہتے ہین - کیونکہ وہ مادی یا غیر مادی کسی کے وجود حقیقی کے قائل نہین ہین بالجملہ خلاصہ یہ ہے کہ عہد خلافت خلفاے بنی عباس مین اور کم و بیش ڈیڑھ سو برس بعد اوسکے ہمارے حکما مین جوش تحقیقات جدیدہ قائم رہا محمد ابن جبر ابن سنان ابو عبد اللہ البتانی کے حد ارتفاع شمس کے استکشاف سے - اور ابو الوفا کی قمر کے تبدل اوضاع کی تحقیقات سے اور ابو علی الحسن کی علم مرایا و مناظر کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ عربون نے بذریعہ تجارب و مشاہدات کے اصل یونان کی تحقیقات پر بہت کچھ اضافہ کیا ہے - چنانچہ اسلیئے ڈاکٹر ڈریپر صاحب ازراہ انصاف فرماتے ہین کہ اخذ علوم مین اہل فرنگ ابو علی الحسن اور ابو موسیٰ اور ابو الوفا وغیرہ علماے عرب کے

زیادہ تر ہمین منت بہ نسبت اساتذۂ یونان کے ہین - مگر تاسف کی بات ہے
کہ سنین ہجریہ کے قرون اوسط سے ہمارے علمار مین تحقیقات تجربیہ کا خیال بالکلیہ
جاتا رہا ہے - اور بجاے اوسکے صرف تدقیقات تشریحی اور حاشیہ نویسی کا جوش
قائم مقام ہوا ہے - اور اس جوش کے ساتھہ شوق دقت بیانی بھی مخلوط ہو کر اسنے
انکو واقعی ترقیات علمیہ سے بالکل باز رکھا ہے - انہون نے بعد عہد ہمایون خلفاے
عباسیہ کے کچھہ نئی چیز ذخیرۂ علم مین اپنی کوشش سے نہین بڑھائی - گو ایک ایک
متن پر ہزارون شروح و حواشی شاخ در شاخ لکھے گئے ہین -

فصل دوم

بیان مین اس باتکے کہ اہل فرنگ کو جب وہ جہالت سے جاگنے لگے علم عربی سے کیا فائدہ حاصل ہوا - اندلس کے مسلمانونکے ہاتھہ فتح ہونیکا مختصر بیان -

روم قدیم کی سلطنت کے زوال کے بعد - ایسے وقت مین کہ جب سر تا سر بلاد عیسیان
مین ظلمت جہل چھا رہی تھی - عرب کے مسلمان مشعل علم و حکمت کو لئے ہوئے -
اوس ملک مین داخل ہوئے - اون مسلمانون کے اندلس کو فتح کرنیکا مختصر احوال
یہ ہے - کہتے ہین کہ ولید ابن عبدالملک کے وقت مسلمانون نے اندلس کو فتح کیا -
بلاد اندلسیہ کے اخیر سلاطین قوم قوط تھے - طرز سلطنت قوم قوط کی یہ تھی کہ بادشاہ
برضاے جمہور تخت نشین ہوتا - مگر لذریق بادشاہ سابق کے ورثہ کو بیدخل
کر کے غصباً بادشاہ ہوا تھا - یہ لذریق اگرچہ پہلوان اور شجاع تھا پر نہایت شہوت

پرست تھا۔ قوم قوط کی یہ رسم تھی کہ شہر طلیطلہ مین جو اوسوقت دار السلطنت تھا
اپنے لڑکے لڑکیونکو تعلیم کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی تقریب مین امیر ایلیان والی
سبتہ کی ایک دختر پری پیکر جو نہایت حسینہ اور جمیلہ تھی تعلیم پانے کے لئے وہان
رہا کرتی تھے۔ بادشاہ لذریق اوسپر عاشق ہوا۔ اور بجبر اوس سے فعل
شنیع کیا۔ دختر نے اپنے باپ کو اس واقعہ سے خبر کی۔ امیر ایلیان نے جوش
غضب مین کہا کہ خدائے حی القیوم کی قسم ہے مین اسکا انتقام لونگا۔ وہ اپنے
دلمین یہ کینہ مخفی رکھکر اندلس مین گیا اور کسی حیلہ سے اپنی دختر کو وہان سے لے آیا
اور بعد اوسکے اوسنے موسی بن نصیر سے مراسلات شروع کی۔ اور اوسکو اندلس پر
یورش کرنے کی ترغیب دی اور وعدہ کیا کہ اس مہم مین وہ اوسکا معین ہوگا۔
چنانچہ اون دونون مین معاہدہ ہوا۔ اور خلیفہ ولید کی اجازت بھی اس
امر مین حاصل ہوئی۔ اولا موسی نے طارق کو جو اوسکا سپہ سالار تھا
ایک فوج جرار کے ساتھ اندلس کی طرف روانہ کیا۔ طارق سرحد اندلس
مین پہنچکر ایک پہاڑ کے دامن پر فروکش ہوا جو اتبک اوسکے نام سے بنام
جبل طارق مشہور ہے (۷۱۱ع) مابین مسلمانون اور عیسائیون کے
جنگ برپا ہوئی جسمین لذریق کی تھوڑی فوج نے مع قسیس طلیطلہ کے باہم
سازش کرکے غدر کیا اور عربون کے مقابلہ سے راہ گریز اختیار کی بقیہ
فوج بھی مصیبت زدہ ہوکر راہ فرار لی۔ در اثناے راہ خود لذریق سیلاب
رود بار وادی الکبیر مین ڈوب مرا۔ طارق نے اوسوقت بسرعت تمام جانب
شمال کوچ کیا۔ اس عرصے مین اوسکا آقا موسی بن نصیر بھی اوسکے ساتھ آملا

اور اس فتح عظیم کو دیکھہ کر حیرت زدہ ہوا - خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانونکو فتح پر فتح پیہم نصیب
ہونے لگی - اور وہ اثنائے کوچ کہین نہ ٹھہرے یہانتک کہ قریب سرحد فرانس کے رود درہون
تک پہنچے - موسی کا ارادہ یہ تھا کہ نمسہ اور جرمنی اور اطالیہ کو راہ مین تسخیر کرتے ہوئے
بر اعظم فرنگستان کو عبور کرے پس اگر یہ ارادہ اوسکا وقوع مین آتا - تو ممکن نتھا
کہ کشور فرانس مسلمانونکے یورش سے بچتا - اور اگر فرانس فتح ہوتا تو نہایت محتمل
تھا کہ موسی بن نصیر وسط بلاد بیضان مین دین اسلام کا جھنڈا نصب کرتا - لیکن
بشارت کی بات ہے کہ اندلس مین اونکے رؤسا کے مابین اور نیز خود دار الخلافت
عربستان مین مابین مدعیداران خلافت کے ایسا اختلاف و خلفشار پیدا ہوا کہ اونکے
فتوحات کی ترقی موقوف ہوئی - المختصر - بعد بربادی خلافت بنی امیہ کے عبدالرحمان
داخل نبیرہ ہشام اوسی خاندان بنی امیہ کا باقی ماندہ بھاگ کر اندلس مین آکر پناہ
گیر ہوا اور وہان کا بادشاہ بنا اوسنے قرطبہ کو دار الخلافت بنایا - لیکن اوسنے
اور اوسکے جانشینون نے بہت دنون تک بلقب خلیفہ اپنے کو ملقب نکیا بلکہ امیر
کہلاتے تھے - صرف خلفاے بنی عباس جنکا دار الخلافت بغداد تھا خلیفہ کہلاتے -
عبدالرحمان کو بادشاہ شارلمین سے جو نامی سلاطین فرنگستان مین سے تھا
اتحاد و رابطہ کی جہت سے تقویت حاصل ہوئی تھی - حضرات عرب نے بمجرد اسکے
کہ بلاد اندلس مین تسلط تام حاصل کیا - اونکے عہد مین رونق و بہار تہذیب
و تمدن کا آغاز ہوا - بتقلید خلفاے بنی عباس کے خلفاے شہر قرطبہ نے علم
و حکمت کی اشاعت مین اعانت و مربی گری شروع کی - اونکے دیکھا دیکھی
فرنگستان کے سلاطین عیسائی نے بھی جو اوسوقت حلیہ تہذیب سے آراستہ نہ تھے

تہذیب و تراشیدگی حاصل کی - شہر قرطبہ اونکے عہد خلافت و حکومت مین اس فروغ و رونق کو پہنچا تھا - کہ کوئی شہر بلاد یورپ مین اسوقت اوسکا ہمسر نہ تھا قریب دو لاکھ کے مکانات تھے اور دس لاکھ سے زیادہ باشندے وہان بستے تھے رات کو ایک شخص دس میل تک قنادیل شوارع کی روشنی سے سیدھا چلا جا سکتا تھا سڑکین پختہ اور نہایت محکم بنی ہوئی تھین - اور ایوان شاہی خلفا کے بڑے عظیم الشان اور باز یب و زینت تھے -

رواج علوم عربی اہل فرنگ مین

چونکہ حضرات عرب سلطنت اسلامیہ اندلسیہ کے وقت بہت دنونتک بلاد فرنگستان حضرات اہل فرنگ کے ہمسایہ رہے - لہذا اہل فرنگ نے علم و حکمت پہلے حضرات عرب ہی سے اخذ کیا - قریب گیارھوین صدی سنین مسیحیہ کے جوق جوق اہل فرنگ بلاد اندلس کے مدارس فلسفۂ اہل اسلام مین گئے - اور زبان عربی سیکھی تاکہ ارسطو اور دوسرے دوسرے فلاسفۂ یونان کی کتابونکو اوس زبانمین پڑہین اور زبان فرنگ مین ترجمہ کرین چنانچہ انہون نے بہت سی عربی کتابون کو فرنگستانی زبانون مین ترجمہ کیا - پہلے جس شخص نے اس امر کے انجام پر ہمت کی قسطنطین نامی ایک راہب باشندۂ قسینون تھا - اوسنے زمان دراز تک دیار شرقیہ کی سیاحت کی - اور عربونمین تیس برس تک رہا - اور اہل عرب کے علوم و فنون مین کمال دستگاہی پیدا کی - بعد اوسکے اوسنے قسینون کو موضع مین معاودت کی اور اپنے بقیۂ عمر کو عربی زبان سے کتب علمیہ کو ترجمہ کرنے مین صرف کیا - اسیطرح فرنگستانیونمین سے اور لوگون کو بھی زبان عربی مین

اون علوم کی تحصیل کا شوق ہوتا گیا جو اونکے وطن مین نہ تھے - دانیال مورلی
نامی ایک شخص جو مدرسۂ آکسفورڈ اور مدرسۂ پاریس کا طالب العلم تھا - اندلس
مین گیا اور شہر طلیطلہ مین رہکر زبان عربی مین علوم ریاضی کی تحصیل کی - اور اپنے
وطن مین مراجعت کرنے کے بعد ایک کتاب نظام عالم علوی و سفلی مین لکھی - اور
ایک دوسری کتاب اصول ریاضیات مین تصنیف کی - رابرٹ رٹین نے جو قسیس
مقام پمپلونہ کا تھا بہت دنون تک حضرات اہل عرب کے درمیان بلاد اندلس
مین اور نیز عربستان مین سیر و سیاحت کی - اور اوسنے زبان لاطینی مین قرآن
مجید کا ترجمہ کیا - اور اڈیلارڈ نامی ایک شخص انگلستانی جو مقام باث کی بنیڈ قطین
نامی صومعہ کا راہب تھا بادشاہ ہنری اول کے عہد مین عربون مین علوم ریاضیات
و طبیعیات کی تحصیل کرنے گیا - اور اوسنے زبان عربی سیکھکر ارسطو کی بہت سی کتابونکو
اور نیز اصول ہندسۂ اقلیدس کو زبان عربی سے ترجمہ کیا مقارن اوسی زمانہ کے
اور بہت سے مترجم نمودار ہوئے جنکی زحمت و جانفشانی سے ارسطو کے کتب منطق
اور معقولات وغیرہ فرانس اور جرمنی اور اطالیہ مین شائع و ذائع ہوئے - اہل فرنگ
ان علوم کے اصل منبع کو لینے خود اہل یونان کو جو اساتذۂ علوم تھے اور خود
اونکے بڑا علم مین رہتے تھے چھوڑکر علوم یونانی کے عربی ترجمے کو لیا - اور مسیحی بارھوین
صدی تک وہ انہین تراجم عربی پر قانع رہے - مگر اوائل صدی مذکور مین بعض
اصلی نوشتجات ارسطو کے شہر پاریس مین پڑہے جانے لگے - اور عشون نامی
ایک عالم ابیلارڈ کے عہد مین اون کتب اصلی کی بلاد جرمنی مین ترویج دی
بعد نقل علوم فلسفیہ کے حامیان دین مسیحی اس طوفان بحث و استدلال منطقی

سے کے در آمد سے کچھ آشفتہ ہوئے۔ لیکن اونکی شکایت و ممانعت موثر نہوئی اور آخر کو
رفتہ رفتہ ضروری ٹھہرا کہ بہ تقیید بعض قیود ارسطو کے فلسفہ کو پڑھنا پڑھانا گردانا
جائے۔ ارسطو کے منطق اور طبیعیات اور الٰہیات کی تدریس صراحۃً بذریعہ قانون کے
مدرسۂ پاریس میں ساتھ شرائط ضروری کے جاری کی گئی۔ اور اور ممالک [illegible]
بھی ارسطو کے فلسفہ کی کم کم مزاحمت ہونے لگی چنانچہ ولایت انگلنڈ میں لوگ
بڑے شوق سے کتب فلسفۂ مشائیہ کو پڑھنے لگے۔ اور نیز جرمن اور اطالیہ میں
بادشاہ فرذریق دوم جو مربّی علوم تھا کتب فلسفۂ ارسطو اور دیگر حکماے قدیم
کے درس کی اشاعت میں بڑی اعانت کی۔ اور بہت سے علمار کو عربی کتابوں کے
اون کتب علمیہ کو ترجمہ کرنے کے لئے منصوب کیا۔ ارسطو کے نوشتجات کے عربی
ترجمے ہی کو اہل فرنگ اپنی زبان میں نقل کرتے اور پڑھتے تھے۔ مگر قسطنطنیہ کے
لینے کے بعد بعض اصلی نسخے ارسطو کے تصانیف کے بلاد مغرب میں پہنچے۔ منجملہ عربی
کتب فلسفہ کے جو زبان فرنگ میں ترجمہ ہوئے۔ بہت سی عمدہ کتابیں ابن رشد
اور شیخ الرئیس ابو علی ابن سینا اور ابو علی الحسن اور محمد ابن جبر ابن سنان ابو
عبداللہ البتانی اور ابن زہر کی ہیں۔ ابن رشد کی عمدہ فن طب کی کتاب
جو بنام کلیات رشد مشہور ہے۔ زبان لاطنی میں ترجمہ ہوئی تھی۔ چنانچہ ابن
زہر کی تیسیر کے ساتھ مکرر وہ ترجمہ چھپا ہے۔ ابن سینا کی تصانیف میں سے
قانون کو جرارڈس نے شہر طلیطلہ میں زبان لاطن میں ترجمہ کیا۔ اور اس ترجمہ کو
ایک شخص مسمی جاکبس ڈی پارٹیبس نے پھر اصلاح کی اور اوسکی ایک شرح
لکھی۔ بعد اوسکے زبان جرمنی اور دوسری دوسری زبان فرنگ میں وہ کتاب

ترجمہ ہوئی - عربی فلسفہ یعنے فلسفہ مشائیہ بلاد فرنگستان مین شائع ہونے کے بعد ما بین
فلسفہ مشائیہ اور اصول دین مسیحی کے اولاً سخت تخالف پیدا ہوا - چنانچہ اوسوقت حامیان
دین مسیحی ہمارے حضرات متکلمین اہل اسلام کی طرح بر حتی الامکان فلسفہ کو اصول دینی
کے ساتھ تطبیق دینے لگے - اور جن اصول کو اونھون نے متناقض پایا دلائل منطقی
سے اونکی تائید و توثیق شروع کی - چنانچہ اس تقریب سے ایک طائفہ فلاسفہ پیدا
ہوئے جو بلقب اہل دبستان مشہور ہین - اور جنکو ہم متکلمین دین مسیحی کہہ سکتے ہین مگر
لیکن یہ اصول دینی سے فلسفہ کا مخلوط ہونا ایک بڑا سد راہ ترقی علوم کا ہوا -
کیونکہ اصول مسلمہ فلسفہ بھی عقائد ضروریہ دینیہ مین سے نکلتے تا اینکہ ایک کا انکار
مستلزم دوسرے کے انکار کا ہوا - بناچار وہ لوگ جنکو کچھ تحقیقات جدیدہ کی ترقی کا
خیال ہوتا - فلسفہ کی اصلاح کرنے مین متامل ہوتے تھے کہ مبادا اس اقدام سے
متہم الحاد نہون - یہ فلاسفہ اہل دبستان فرنگ اپنے شرقستان کے بھائیون ان
کی طرح ایک زمانہ تک وقوف کی حالت رہے اونکو مباحثات سفطیہ و تدقیقات
عقلیہ مین شغف رہا - جسطرح سے مسلمانون مین بعد نقل فلسفہ ارسطو کے
اختلاف مذاہب پیدا ہوا تھا - اوسیطرح ان فلاسفہ اہل فرنگ مین بھی
تخالف و تناقض آرا ناشی ہوکر مذاہب شتے کے اختراع کی طرف منجر ہوا -
بالجملہ فلسفہ ارسطو اصول دینیہ مسیحی کے ساتھ مختلط ہوکر مسیحی چودھوین
صدی کے اوائل تک بلاد فرنگ مین ایک ہی حالت پر رہا - تا اینکہ آخر
حضرات اہل فرنگ باد ہنگ کی قوت عقلیہ ذرا کہ حرکت مین آنے لگے
اور وہ تقلید کے ڈورے کو گردن سے جدا کرنے کی فکر کرنے لگے - اور اوسکے د

بند ہوے کہ ارسطو کے پر محنت بیت الحکمت (بھول بھلیان) سے باہر آوین - رفتہ رفتہ فلسفہ کی تہذیب نظری و عملی کا زمان مسعود پہنچا - اوسوقت کے اصول مسلمۂ فلسفۂ مشائیہ پر ہر طرف سے متواتر اعتراضات وارد ہونے لگے - یہانتک کہ وہ فلسفۂ جلیلہ مستتر ہو گیا اور بجاے اوسکے فلسفۂ استقرائیہ شہودیہ قائم ہوا - اس نظام فلسفہ کے انقلاب و تغیر یعنے تہذیب و اصلاح کی بناء صرف طریقۂ تحقیقات فلسفہ کی تبدیل ہے - لہذا مین اس مقام مین طریقۂ تحقیقات فلسفیہ کا مختصر بیان کرتا ہون - اور یہ بھی لکھتا ہون کہ اہل فرنگ نے تہذیب فلسفہ کی طرف کیونکر ترقی کی - اور مختصر احوال فلسفہ کے مجددین عملی و نظری کا بھی درج کرتا ہون - وہو الموفق و المعین —

بیان طریقۂ استدلال قیاسی[1] و استقرائی یعنے شہودی کا

ارسطو کے فلسفہ مین تحقیق حقائق کا طریقہ صرف مجاہدات عقلیہ تھا نہ مشاہدات خارجیہ - اس طریقہ کا نام استدلال قیاسی ہے - یعنے وہ طریقہ جسمین تحقیق کرنیوالا قضایاے کلیہ سے واقعات جزئیہ کو ثابت کرتا ہے - اس طریقۂ استدلال سے نتیجۂ صحیح نکالنا یقینی نہین ہے - کیونکہ ممکن ہے کہ جن کلیات تصوریہ سے مقدمات متقوم ہین وہ خود ہی کاذب ہون - یہ طریقۂ تحقیقات علمیہ جسکی قوت صرف قوت تخیلیہ پر منحصر ہے - اور تجارب خارجی پر نہین ارسطو ہی نے اسکو اختراع کیا تھا اور گذشتہ دو صدی تک جملہ مدارس بلاد یورپ[?] مین شائع تھا - اور ہنوز ہمارے یہان مقبول و مستفیض ہے - لیکن پچھلے دو صدیون سے یہ طریقۂ نامعقول جملہ مدارس فلسفہ بلاد فرنگ سے خارج ہوا ہے - اور طریقۂ جدیدۂ استدلال شہودی کا بجاے

[1] قیاس سے معنے لغوی مراد نہین ہے بلکہ اصطلاح منطقی مراد ہے یعنے جو صغری و کبری سے مرکب ہو —

اوسکے قائم ہوا ہے جسکی اصل اصول یہ ہے - کہ اولاً بذریعہ مشاہدات خارجی کے واقعات کی تشخیص کرین - اور بعد اوسکے اونسے نتیجہ صحیح کا استخراج کرین یعنے جزئیات سے کلیات کو ثابت کرین - لارڈ بیکن صاحب نے اس طریقۂ استدلال کے قواعد ضبط کئے ہیین - اونھون نے ارسطو کے قدیم طریقۂ برہان قیاسی کو بکقلم مسترد کر کے - طریقۂ جدید برہان شہودی استقرائی کو جاری کیا ہے - یعنے واقعات جزئیہ سے قضایاے کلیہ کی طرف صعود کرنا - ہمارے اس رسالہ کے پڑھنیوالونمین سے جو اس طریقۂ جدید استکشاف حقائق کو تفصیلوار جاننا چاہین اونکو لارڈ بیکن صاحب کی کتاب مسمی نوم ارغنوم یعنے میزان الجدید کو مطالعہ کرنا چاہیے -

بیان تہذیب و اصلاح فلسفۂ نظری و عملی

بلاد فرنگ مین جو فلسفۂ شہودیہ تجربیہ بجاے فلسفۂ بحثیہ قیاسیہ کے مقبول ہوا اوسکے دو باعث ہین - اولاً اساتذۂ قدیم کی آراے مقبولہ و طرق مسلمہ کی تقلید سے انحراف کا میلان - اور تجدید طریقۂ استکشاف سے ایک منفعت عظیم کا ترقب - اور دوسرا وثوق اس بات کا کہ ترقی علم کا مشاہدات خارجی سے جو یان ہوا چاہیے نہ مجاہدات ذہنیہ سے - یعنے یہ دو تحریکین - تقلید سے انحراف کرنا اور تحقیق تجربی کی طرف رجوع لانا - فلاسفۂ بحثیہ بلاد فرنگ مین سے پہلے جسنے اصول مسلمۂ قدیم کی تقلید سے انحراف اختیار کیا - روجر بیکن نامی ایک راہب تھا جو ۱۲۱۴ع مین گلزار جہانمین شگفتہ ہوا تھا - اور جو زبان عربی اور دیگر السنۂ مروجہ سے اپنے عہد کے واقف تھا - اوسنے کل فنون فلسفہ مین - یعنے ریاضیات و علوم جر ثقیل و علم مرایا و مناظر اور علم ہیئت اور جغرافیا اور علم تواریخ اور علم کیمیا اور علم طلسم

اور علم موسیقی اور علم طب اور علم اشتقاق لغات و منطق و علم مابعد الطبیعہ و علم اخلاق و الٰہیات
مین کتابین لکھین ہین - کہتے ہین کہ اوسنی حکمت سے چند چیزین نئی اختراع کی تھین - یعنی بارود
اور شیشہ مستطیل مخروطی اور شیشہ آتشین اور شیشہ معاے مناظر اور گھڑی وغیرہ کو
ایجاد کیا - اور تصحیح تقویم اور تشریح قوس قزح کی - اوسکی فلسفہ کی اصلاح یہ دو امر مین -
اولاً - اصول مسلمہ و مستند ارسطو سے انحراف - اور - ثانیاً - علماے عصر کی توجہ کو مطالعۂ
ھندسہ اور عمل تجارب کی طرف معطوف کرنا - ان دونون کی امانت سے بیکن نے بڑی
ترقئی علوم کی چشمداشت رکھی - روجر بیکن نے جو طریقہ استکشاف حقائق فلسفہ
کی اصلاح کی اوسکی نسبت ہمارا یہ قول ہے کہ اونہون نے ھندسہ اور تجربہ کی طرف رجوع
لانیکو کہکر - علم کے دو جزو ضروری کی طرف ھدایت کی یعنے تصورات صحیحہ - اور حقائق
واقعیہ - پس اونہون نے ایسا ایک طریقہ بتایا کہ مقتضاے فلسفہ و دانش انگلین ہے -
اگر روجر بیکن نے فلسفہ تجربیہ کی اشاعت مین کوشش کی لیکن ترقئی علم واقعی مین
بسبب رواج فلسفۂ افلاطونیہ کے تاخیر پڑی یعنے جسوقت لوگ ارسطو کے فلسفہ پر
قدح کرنے لگے - اور اونکا دل اوسکے اصول سے برگشتہ ہوا - اونہون نے بجاے اوسکے
افلاطون کے صور مجردہ کی حکمت کو قائم کیا - مگر آخرش اوائل پندرھوین صدی سے
تہذیب واقعی فلسفہ کی ہونے شروع ہوئی - فرزانہ طیلسیس اور فرزانہ کمپنیلا اور
سیسالپینیس اور فرزانہ رمیس وغیرہ نے فلسفۂ نظری کی اصلاح و تہذیب شروع کی
اور ارسطو کے اصول فلسفیہ کے ابطال مین کوشش کی - اور انجام کار بمعاونت فلسفہ
مجددین عملی کے حامیان حکمت ارسطو سے مقابلہ صعب کیا کہ اوسکی تردید پر قادر
ہوئے - عموماً ان مجددین فلسفہ پر جو مصائب و شدائد واقع ہوئے ہین اونکے

سننے سے دل متاثر ہوتا ہے۔ روجر بیکن کی بارہا تکفیر کی گئی اور اوسکو حامیان دین مسیحی نے قید کیا۔ اور دوسرے دوسرے حکما بھی بہ تہمت سحر و جادو کے تکلیفین اوٹھاتے ہین۔ کہتے ہین کہ فرزانہ طیلسیئس ازراہ حسد و تہمت شہر میلیس سے نکالا گیا اور فرزانہ نتیسکا لیبنیس متہم الحاد و تندم ہوا۔ اور فرزانہ کمپنیلا ستائیس برس تک زندانمین رہا اور انواع شدائد و صعوبات کھینچے۔ اور فرزانہ بردولون بہ تہمت الحاد روم مین زندہ جلایا گیا اور رمیس نے مدت العمر صعوبتین اوٹھائین۔ اور آخر کو بہ بہانۂ تعصب دینی ایک حسود نے اوسکے اوسکو مارا۔ عملی مجددین فلسفہ وہ لوگ ہین جنکے مساعی جمیلہ سے علم و حکمت حالتِ وقوف و جمود سے ترقی و بیش خرامی مین آئی اِن مجددین نے جس طریقے پر اپنے اصول کو اذھان انام مین مرتکز کیا وہ نظری مجددین کے طریقے کے مغائر ہے۔ نظری مجددین نے جو کچھ اپنے اقوال مین کہا۔ عملی مجددین نے از روے اعمال کے اوسکا اتمام کیا۔ اونہون نے جو وعدہ کیا۔ انہون نے اوسکی ایفا کیا۔ مجددین نظری نے کہا کہ اس طریقۂ استکشاف سے بڑی ترقی علوم مین ہونیوالی ہے۔ مجددین عملی نے اوسکو عملاً دکھا کر بتایا۔ اِن عملی مجددین مین سے مین بیان مختصر صرف اون حضرات کا کرتا ہون جنکی تحقیقات جدیدہ سے نظام فلسفہ مین بڑا انقلاب واقع ہوا ہے۔ منجملہ اون امور کے جن سے انقلاب ہوا استخراجات جدیدۂ علم ہیئت ہین۔ جنکے سبب سے جملہ فنون طبعیہ مین ایک انقلاب پیدا ہوا۔ لہذا مین اون استخراجات جدیدۂ علم ہیئت کی نسبت کچھ تھوڑا مختصر لکھتا ہون۔ اہل یونان اور نیز اہل عرب نظام ارضی المرکز یعنے نظام بطلمیوسی کے قائل تھے یعنے وہ نظام جسمین ارض کو مرکزِ عالم اور ساکن کہتے ہین جسکے

گرداگرد آفتاب اور سیارات اور ثوابت اپنے اپنے افلاک پر جو اجرام مادئی شفاف
ہیں مرکوز ہو کر علی الدوام متحرک ہین ۔ قریب چھ سے برس قبل میلاد مسیح علیہ السلام
کے فیثاغورس اور فیلولاس وغیرہ نظام صحیح نظام شمسی المرکز کے قائل تھے یعنے اوس
نظام کے جسمین شمس جو کرۂ نار ہے مرکز عالم اور بجاے خود قائم ہے ۔ اور گرداوسکے
ایک جماعت سیارات ظلمانی بالذات و مستنیر بالشمس جنمین زمین بھی ایک ہے جس کے
ہم نسبتے ہین بمسافات مختلفہ پر بازمنہ مختلفہ حرکت کرتے ہین ۔ اور وہ سیارات
ہماری اسی زمین کیطرح آباد و معمور عالم ہین ۔ اور یہ کہ سیارات و ثوابت سب کے
سب ابعاد لاتناہی مین جنکو سماوات کہتے ہین منتشر ہین ۔ اور زمین بحرکت
یومیہ و حولیہ شمس کے گرد حرکت کرتی ہے اور شمس بجاے خود مقیم ہے ۔ اور تبدیل
لیل و نہار اور مواسم خزان و بہار حرکت یومیہ و حرکت حولیہ سے زمین کے جو گرد آفتاب کے
کرتی ہے ہوتی ہے ۔ لیکن بہت دنون سے یہ نظام بعلت اسکے مخالف راے عوام
ہونیکے متخدش اور ایکبارگی نسیاً و منسیاً ہو گیا تھا ۔ اور نظام ارضی المرکز بطلیموس کا
اصول فلسفہ ارسطو سے محکم و مشیّد ہو کر رفتہ رفتہ جملہ اساتذۂ علم ہیئت کے پاس
مقبول و مستفیض ہو گیا تھا ۔ آخرش اوائل سولھوین صدی مین سنین مسیحیہ کے
فیثاغورس کے نظام شمسی المرکز کے احیا کا وقت آیا فرزانہ کلمبس کا امریکا استخراج
کرنا ۔ اور ظاہر ہونا مردمان معکوس القدم کا یعنے اون لوگونکا جنکے پاؤن ہمارے
طرف ہین ۔ اور نیز میجلین صاحب کا زمین کے چارون طرف سیاحت کرنی
وغیرہ امور جن سے کرۂ زمین کی شکل کروی عملاً ثابت ہوئی نظام فیثاغورس
کے احیا کے مقدمات ہوئے اس نظام صحیح کے احیا کی اولاً نیکولس کوپرنیکس نے

جو متوطن نواحی پروشیہ تھا کوشش کی کہتے ہین کہ سنہ ۱۵۰۷ء مین وہ نظام فیثاغورسی
کی صحت کا قائل ہوا۔ لیکن چونکہ یہ راے ازبس مخالف خیالات مردمان مغلوب الوہم تھے
لہذا اونہون نے اوسکے افشا مین بہت احتیاط کیا۔ پہلے چند سال تک تحقیقات تجربیہ مین
جو اس راے کے اثبات کے لیئے ضروریات مین سے تھی مصروف رہا۔ آخرش سنہ ۱۵۳۰ء کو
اونہون نے ایک کتاب تصنیف کی جسمین اوسنے کل نظام کی تشریح کی لیکن بخوف متعصبین
اور خصوصاً حضرات حامیان دین کے۔ کوپرنیکس نے احتیاط ضروری کو کام فرمایا
اور اوس کتاب کے مشتہر کرنے سے جسکی تصنیف مین اونہون نے برسون جانفشانی
کی تھی تامل کیا اوسکے دوستون مین سے ایک شخص رقطیقس نام نے جسکو اونہون نے
اپنی راے کی تلقین کی تھی سنہ ۱۵۴۰ء کو ایک خلاصہ اوس راے کا ایک چھوٹے رسالہ مین
چھاپا۔ لیکن اوسمین مؤلف کا نام مذکور نکیا ہرگاہ اس کتاب کے چھپنے سے کسی نے
کچھ اعتراض نہین کیا تو پھر اوسی شخص نے دوسرے سال اوسی رسالہ کو بدرج اپنے
نام کے ثانیاً چھاپا۔ ان دونون چھاپون مین اصول مذکورہ کو صراحۃً فرزانہ
کوپرنیکس کیطرف منسوب کیا۔ بعد اوسکے ہرگاہ کوپرنیکس نے دیکھا کہ اس دوبارہ کے
چھاپنے مین عامہ کم آشفتہ ہوئے تب اونہون نے باصرار دوستون کے اپنی تصنیف
کو چھاپنے دیا۔ چنانچہ وہ کتاب مقام نورم برگ مین باہتمام چند علماء اوس شہر کے
چھپنے شروع ہوئے لیکن اوسوقت یہ فرزانہ نہایت سن رسیدہ ہوگیا تھا اور
اوسکے نصیب مین نہ تھی کہ اپنی کتاب کو مطبوع دیکھے۔ فاماہرگاہ وہ کتاب
چھپ چکی اوسکے دوست رقطیقس نے وہین ایک نسخہ اوسکا اوسکے پاس بھیجا
مگر وہ کتاب چند ساعت قبل اوسکے مرغ روح کے قفس عنصری سے پرواز کر نیکے

اوسکو پہنچی - المختصر راے کوپرنیکس دربارۂ نظام شمسی اسطرحپر مشتہر ہوئی - لیکن بعلت
وفات مصنف اور بسبب دقیق ہونے مضامین اوس کتاب کے - اوسپر کسی نے کچھ ایراد
نہین کیا - بعد ازان بڑا حامی و مددگار اس نظام کا فرزانہ برونو تھا - اوسنے انگلنڈ مین
اوس نظام کی ترویج مین نہایت کوشش کی - چنانچہ اوسنے ایک کتاب در مادۂ تعدّدِ
عوالم - تصنیف کی تھی - اوسمین اونہون نے یہ لکھا تھا کہ ہر ایک ثوابت آفتاب ہے جسکے
گرد اگرد کرات ظلمانی گردش کرتے ہین - چنانچہ یہ خیال اصول نظام کوپرنیکس سے
کنایۃً مستنبط ہوتا تھا کہ عالم جو یعنے خلاء لامتناہی ہے اور کرات شفاف و منور بالذات
اور کرات ظلمانی بالذات سے مملو ہے - اور اونمین سے اکثر مثل اس دنیا کے حیوانات
و نباتات سے آباد ہین - اوسکا اعتقاد یہ تھا کہ عالم کا ایک نفس یعنے روح ہے کہ
اوس سے وہ زندہ ہے - اور یہ کہ وہی نفس علت افاضۂ صور ہے لیکن علت خلقِ مادہ
نہین ہے - اور یہ کہ وہ روح کل اشیاء مین بلکہ اون اشیا مین بھی جو بیجان معلوم ہوتے ہین
موجود ہے - اور یہ کہ ہر ایک شئے استعداد ترکیب اجسام نباتیہ و حیوانیہ کی رکھتی ہے
اور یہ کہ مادہ امّ المَوالید ہے اور کل موالید بعد فناے صور کے اوس سے جا ملتے ہین
اوسکا قول یہ تھا کہ کتب مقدسۂ سماوی واسطے تعلیم اخلاق کے ہین نہ واسطے تعلیم علوم کے
یہ حکیم بسبب تلقین کرنے حرکت زمین کے مقام سوئیطزرلنڈ مین اور وہان سے انگلنڈ مین
بھاگتا پھرا - آکسفورڈ مین اوسنے علم قسمولاجی یعنے فن کیفیت نظام عالم مین تحقیقات
علمی ارشاد کی - ولایت انگلنڈ اور فرانس اور جرمنی سے علی التوالی نکالا جا کر آخرکو
ایطالیہ مین آیا اور مقام وینیس مین گرفتار ہو کر محبس مین چھ برس تک بے کتاب
و کاغذ اوسیے دست آشنا کے قید رہا - اوسی اثنا مین اوہا لیے ار محکمہ تحقیقات

دینی نے اوس سے طلب کیا کہ اونھون نے کتابین کفر و الحاد مین لکھی ھین - لھذا وہ شہر روم
مین بھیجا گیا اور پھر دو برس کے قید کے بعد اوسکی تجویز کی گئی - اور خارج القوم کیا گیا -
اور پھر اوسکو حکام محکمہ مرافعۂ مقدمات دنیوی کو سونپا گیا کہ وہ بدون اوسکے خون گرانی
کے اوسکو سزا دیوین - یہ ایک بہانہ آدمیکو جیتا جلانے کا تھا - چنانچہ برطبق اس کے
وہ شہر رومہ مین زندہ جلایا گیا - لیکن جسوقت یہ بے رحمانہ فتوا اوسکی نسبت صادر ھوا
اوسنے زبان سے ایک کلمۂ حق بہ نسبت حال و استقبال کے نکالا کہ تم مجھپر اس فتوا کے صادر
کرنے مین زیادہ تر مقام خوف مین ھو بہ نسبت میرے اوسکو برداشت کرنے کے جسوقت
اس حکیم کو زندہ جلاتے تھے اور آگ کے شعلون نے اوسے ڈھانپ لیا اوسکے سزا دینے والون نے
ازراہ تمسخر یہ کے کہا کہ اب یہ اُن خیالی عوالم مین جو اوسنے ازراہ بے دینی کے بنایا تھا
چلا گیا - خلاصہ یہ ہے کہ یہ نظام جدید متعلق مرکزیت شمس و حرکتِ ارض باوصف
اسکے کہ بہت سے اشخاص متعصب و متعسف اسکے مزاحم رہے رفتہ رفتہ مقبول ھوتا چلا
فاما اس اثنا مین ایک واقعہ خوش نصیبی سے واقع ھوا جس سے اس رائے کی صحت و درستی
کالشمس فی نصف النھار عیان و بیان ھو گئی - اور اس رائے کی حقیقت ھر شخص پر روشن
و منجلی ھو گئی - یہ واقعہ مسعود ایجاد دوربین ہے - اس پر منفعت آلہ نظارہ اجرام
سماوی کا موجد فرزانہ گالیلیو تھا جو سنہ ۱۵۶۴ء مین گلزار جہان مین شگفتہ ھوا تھا -
یہ فیلسوف نامی اس نظام کا بڑا حامی تھا اور اوسنے سابق کے اصول اقلیدسی
ارسطو اور بطلیموس کو یکقلم مسترد کر کے اس نظام معقول کو اوسکی جگہہ پر قائم کیا -
جب یہ حکیم ایک مدرسہ مین فنون ریاضی کا مدرس تھا - وہ ھمیشہ علی الرغم فلسفۂ
باطلہ کے ازروے تجارب کے احکام طبائع ثابت کرتا تھا - بہت سے تماشائیون کے

روبرو وہ تجربے کرتا اور گرجا کے برج پر سے اجسام مادی کو زمین مین ڈالکر لوگون کو
دکھاتا کہ اجسام کے زمین پر گرنے مین وزن و ثقل کو کچھ دخل نہین ہے - فرزانہ گالیلیو
سنہ ۱۶۰۹ء مین یہ سنا کہ جینس نامی ایک شخص باشندۂ ھالینڈ نے ایک ایسا آلہ بنایا ہے جس سے
دور کی چیزین نزدیک معلوم ہوتی ہین - گالیلیو نے جو ہمیشہ ایجاد و اختراع کی فکر مین
تھا فی الفور معلوم کر لیا کہ کس اصل پر وہ بنایا گیا ہے - اور فوراً اوس نے اوسیطرح کا
ایک آلہ نہایت اصلاح و تکمیل کے ساتھہ بنایا - اسطرح پر دوربین کا ایجاد ہوا جس سے
کوپرنیکس کی رائے کی راستی کو بڑی تقویت پہنچی - اس نئے آلۂ مناظر کے ذریعہ سے گالیلیو
نے جب آسمان مین نظارہ کیا تو دیکھا کہ چاند بر بہت سے پہاڑ سایہ دار اور زمین
ہموار وغیرہ مثل زمین کے ہین - اونہون نے دیکھا کہ سیارۂ زھرہ کو چاند کیطرح
کمال و نقصان ہے - اور یہ کہ زحل کے گرد کوئی شئے مثل دو بازون کے ہے
(جو بعد ازان حلقہ سنجاری معلوم ہوا) اور یہ کہ مشتری کے گرد چار چاند گھومتے
ہین - گالیلیو نے بیشمار ایسے ثوابت دیکھے جنکو اوسوقت تک کسی نے نہین دیکھا
تھا - چنانچہ اون ستارون مین سے چالیس اکٹھے نظر آئے - یہ تحقیق اخیر برھان قوی
اس بات کے بطلان کے ہوئی کہ یہ اجرام صرف رات کو روشن کرنیکے لئے مخلوق
ہوئے ہین - قبل اسکے مخالفین رائے کوپرنیکس کا اس نظام جدید پر یہ اعتراض تھا
کہ اگر یہ نظام کوپرنیکس کا صحیح ہو تو لازم ہوگا کہ سیارۂ زھرہ مین مثل ماہ کے نقص
و کمال نمود ہو - حالانکہ نفس الامر مین یہ نہین ہے - خود کوپرنیکس کو دفعیہ اس
خدشہ کا دشوار ہوا تھا - اور اوسنے صرف یہی کہکر اس اشکال سے رہائی پائی
تھی کہ وہ سیارہ شفاف ہو سکتا ہے - مگر اب گالیلیو کے دوربین سے اوس

اعتراض کا بالکل دفعیہ ہوا اور اوس سے معلوم ہو گیا کہ سیارۂ مذکورہ مین فی الواقع
نقص و کمال ہے - ان امورات سے اور نیز ستارہ ہاے دنبالہ دار یعنے ذوات الاذناب
اور دیگر سیارات متعددہ و بیشمار کے استکشاف سے زعم باطل در خصوص وجود افلاک
مجسمہ شفاف باطل ہوا - اس حکیم کی تحقیقات جدیدہ نے متعصب پادریونکو آشفتہ کیا
اور وہ اوسکو متہم بالحاد کر کے درپے ایذا اوسکے ہوئے - اما اوسنے بخوف سزاے
محکمۂ دینی کے یہ تدبیر معقول ٹھرائی یعنے اوسنے ایک کتاب بنام نظام العالم تصنیف کی
جسکی غرض اثبات حقیقت نظام کوپرنیکی تھی - اوس کتاب کو اونھون نے بصورت سوال و جواب
کے تالیف کیا جسمین تین شخص مباحثہ کرنیوالے مفروض تھے جن مین سے ایک شخص حامی
نظام کوپرنیکی اور دوسرا حامی نظام بطلیمیوسی کا تھا - اور تیسرا شخص دونونکے وجوہات
و دلائل کا موازنہ اس ڈھنگ پر کرتا تھا جس سے صاف نظام کوپرنیکی کے دلائل
کو رجحان معلوم ہوتا تھا - مگر اس کتاب کے چھاپنے سے حضرات حاملین الویۂ دین
اور آشفتہ ہوئے چنانچہ محکمۂ تحقیقات دینی مین اوسکی طلبی ہوئی - یہ مصیبت زدہ
گالیلیو بیچارہ جو اوسوقت ضعف پیرانہ سری اوسپر طاری تھی سخت موجب ملال و دلفگاری
ہوئی - عین شدت موسم سرما مین اوسے شہر روما مین جانا پڑا - وہان پہنچتے ہی ایک
حجرۂ تنگ مین جو محابس محکمۂ دینی مین سے تھا قید مین گرا - وہان اونھون نے
بہت سے شدائد و مصائب کھینچے - لیکن اوسکے ثبات و استقلال کو جوش احقاق
حق مین دیکھیے کہ باوصف ان شدائد کے اپنی ثابت قدمی سے نہ ٹلا - کہتے ہین
کہ ارباب محکمۂ دینی نے اوسپر فتوا صادر کیا تھا کہ اونکے روبرو گھٹنے ٹیک کر
انجیل مقدس پر ہاتھ رکھکر اس الحاد و زندقہ سے تائب ہو جسوقت گالیلیو

کلمہ توبہ زبان پر لاتا تھا اوس سے سمجھ ہوا کہ جبرا لوگ اوسکے منہ سے ایسی بات کہلا رہے
ہین جو اوسکے اعتقاد کے خلاف ہے - نہایت جوش غضب مین آکر پاؤن زمین پر
ٹھونک کر زبان لاطینی مین پکار کر کہا - ای پر سوا موو - یہ (زمین) اب تک متحرک
ہے پھر گاہ اسقدر اوسنے الحاد مین اصرار کیا اوسکو مدت العمر کے لئے محبوس کیا اور
تین برس تک ہر ہفتے اوسکو زبور مقدس کے سات توبہ نامے کو پڑھنا ہوتا -
خلاصہ یہ ہے کہ احقاق حق کے لئے بہت صعوبتین کھینچکر یہ حکیم بمرض تپ سنہ ۱۶۴۲ع کو
ظلمتستان فانی کو بدرود کیا - اسقدر لوگونکو تعصب تھا کہ گورستان اخیار مین اوسکو
دفن کرنے ندیا - اور زبیر پوپ نے اوسکے احباب کو اوسکی یادگار رنگین منارہ تعمیر کرنے
سے منع کیا - مگر اوسکی تلافی اونیسوین صدی مین جب آفتاب علم و حکمت نصف النہار
پر پہنچا باحسن الوجوہ ہوئی بہر کیف باوجود اتنے عوائق و موانع کے یہ نظام معقول
مقبول انام ہوتا چلا یہانتک کہ بالآخر کل علماء و حکماء کا اسکی صحت و راستی پر اجماع
ہوا - شاعر امریکا نژاد نے خوب کہا ہے - جسکا عبیدی نے ترجمہ مرغوب کیا ہے -
گو مٹانے سے مٹے ہے حق - مگر + ہے معین اوسکا ہر دم کردگار -
خاک سے حق کو اگر ملوائے + پھر بھی کوئی وقت ہوتا آشکار -
خستہ و مجروح ہو مرتا ہے کذب + گو معین اوسکے رہین وہ صد ہزار -
القصہ کوپرنیکس اور گالیلیو کی تحقیقات جدیدہ سے گمان مرکزیت زمین جاتا
رہا - اور اوسکا نظام شمسی مین ایک ادنی سیارہ ہونا ثابت ہوا - اور نظام
عالم کی صورت معقول نمود ہوئی - گو اس نظام کو وہ حکیم مذکور الفوق نے
جد و جہد سے ثابت کیا - مگر کس ارتباط اور تعلق ہمدیگر سے یہ کواکب گرد آفتاب کے

متحرک هین اسکی کیفیت معلوم نه تهی هنوز انه کیپلر نے پہلے حرکات کواکب کی نسبت ایک قانون کلی کا استخراج کیا - اوسکے استخراج و تحقیق سے خیالات بابت دوائر خارج المرکز و داخل المرکز یعنے متمم کے مندفع هوے - اوﻬون نے دو بڑے قانون طبیعی کا استخراج کیا جو هنوز بنام اول و دوم قانون کیپلر کے مشهور هین - اولاً یه که مدارات کواکب سیاره بیضی شکل هین - اور ثانیاً یه که وه مسافت جو مابین کسی کوکب سیاره اور آفتاب کے هے وه ازمنهٔ حرکت سے متناسب هے - بعد اسکے اوسی حکیم نے دوسرا قاعده استخراج کیا جو بنام قانون سوم کیپلر کے مشهور هے - اوس قانون کے رو سے سیارات کی حرکات کے اوقات کا تعلق ساتھ ابعاد سیارات مذکوره کے آفتاب سے معلوم هوتا هے - بعد کیپلر کے بلاد فرنگ کا بڑا مهندس با فرهنگ خواجه اسحاق نیوطن پیدا هوا - اس حکیم نے نظام فیثاغورسی کے قواعد کو اوسی طرح ضبط کیا جیسا ارسطو نے نظام بطلیموسی کو دلائل طبیعیه سے منتظم کیا لهذا میری راے ناقص مین کوپرنیکس نظام شمسی المرکز کا بطلیموس هے اور نیوطن اوسکا ارسطو - نیوطن نے استکشاف قاعده تجاذب طبیعی سے اس نظام کو ایسی تقویت بخشی هے که مقبول جمهور هوا هے - اور اس حکیم کے مساعی سے معلوم هوا که کل نظام کوکبی قواعد هندسیه سے منتظم هے - چونکه یه رساله نهایت مختصر هے - لهذا مینے اطناب کو چهوڑا اور زیاده گوئی سے منه موڑا - جن حضرات قاری کو اسکا مفصل حال دریافت کرنا منظور هو اونکو لازم هے که کتب تواریخ ترقیٔ علوم ملاحظه فرماوین -

اسباب و بواعث تهذیب و ترقیٔ علوم بلاد فرنگ مین

هم اب بغرض اختصار کے اصلاح و تهذیب فلسفه و ترقیٔ علوم بلاد فرنگ کے

وجوہات و بواعث کو بیان کرتے ہین۔ اور جملہ دیگر بیان سے عطف عنان کرکے جنبعا
منجملہ اسباب و بواعث تہذیب و اصلاح فلسفہ کے امورات مصرحہ ذیل ہین۔
اولاً۔ استکشاف بلاد امریکا اور اطلاع حال مردمان معکوس القدم یعنے اون لوگونکے
جنکے پاؤن ہماری طرف ہین اور جو زمین کی دوسری پشت پر بستی ہین۔ اس
استکشاف سے خیالات مزعومہ اوس عصر کے علماے دین مسیحی کے یکقلم باطل ہوگئے۔
ثانیاً میجلین صاحب اور دیگر ملاحان بحری کا زمین کی چارون طرف سیاحت دریا کرنا
ثالثاً۔ نظام شمسی المرکز کا احیا جس سے ہماری اس چھوٹے کرۂ زمین کا اور
حضرت انسان کا مقام اصلی نظام عالم مین معلوم ہوا۔ اور جس سے خیالات
حامیان دین کے علے وجہ الکمال باطل ہوئے۔
رابعاً۔ تخطیہ اور جرح و قدح کا جوش بلاد فرنگ کے علما مین پیدا ہونا۔
خامساً۔ فرزانہ غوتیمبرغ کا چھاپہ ایجاد کرنا جس کے ذریعہ سے ایک کی
تحقیقات کا علم دوسرے کو حاصل ہوا۔ اور اوس سے رسم خطبہ گوئی یعنے
مجامع مین تقریر کرنے کی درجۂ دوم مین ہوگئی۔
سادساً۔ لوتھر کا دین کی اصلاح کرنا۔

اصلاح و تہذیب فلسفہ کے نتائج تمدنی۔

فلسفہ کی اصلاح و تہذیب سے جو نتائج تمدنی حاصل ہوئے ہین وہ بقدر
بے شمار ہین جنکا عشر عشیر اس تحریر مختصر مین گنجایش نہین کرسکتا ہے
بہر کیف مین اس مقام مین چند امورات کو لکھتا ہون جو ہمیشہ روزانہ ہمارے
مشاہدہ مین آتے ہین۔

اولاً - ترقی تجارات و صناعات اقسام مختلف مین سے ہمکو ہر طرحکی آسایش و رفاہیت حاصل ہوئی -

ثانیاً - اقسام طرحکے آلات و ادوات اور کلون کا اختراع اور تعمیر شوارع ریل اور بنائے تار برقی اور استعمال روشنی گیاس -

ثالثاً - ترقی سیاحت بحری و فن ملاحت اور اقوام مختلف کا ایک دوسرے سے ارتباط و اختلاط اور ہمدیگر کاروبار -

رابعاً - فوائد بیشمار جو فن کیمیا یعنے علم حل و عقد اور فن طبابت سے عائد حال ہین -

عموم ترقے علوم فرنگ

حضرات اہل فرنگ نے جو ترقی واقعی علم و حکمت مین کی ہے اوسکا بیان اس رسالۂ مختصر مین محال ہے - اونکی ترقی کچھ علوم نظریہ و وہمیہ مین منحصر نہین ہے بلکہ اونہون نے نتائج واقعی علوم کے حاصل کئے ہین اور علوم کو عمل مین لاکر گوناگون فوائد نکالے ہین - علاوہ اسکے کہ انہون نے علم ہیئت اور علم مرایا و مناظر و علم جغرافیا و ریاضیات و علم جر اثقال و طبیعیات و مابعد الطبیعیات و جیولاجیا یعنے علم حقائق ارضیہ و علم زولاجیا یعنے علم الحیوانات و علم نباتات و علم کیمیا و علم طب وغیرہ مین بذریعۂ تحقیقات تجربیۂ مشہودیہ کے ترقی وافر کی ہے - اونہون نے صناعات و اختراعات مفیدہ مین بھی مثل فن کل سازی و پیکر طرازی فوٹوگراف وغیرہ کے اسقدر ترقی کی ہے کہ خارج البیان ہے -

فصل سوم

دونون فائدہ نکا مقابلہ اور اوس سے استنتاج کرنا کہ اصل

فرنگ سے کیا فائدے حاصل ہو سکتے ہین۔

اسمین کچھ شک نہین کہ اہل عرب نے بعد نقل علوم فلسفیہ یونانیہ کے بعض فنون علم
مین بڑی ترقی کی ہے۔ ابو علے الحسن اور ابو عبد اللہ البتانی اور ابو الوفا نے
جو نئی تحقیقات علم ہیئت اور علم مرایا و مناظر وغیرہ مین کی ہین عرب کے تاریخ
فلسفہ مین ازبس قابل لحاظ ہین۔ لفظ عربی القلی Alkali ہے ایک منارۂ
یادگاری اس بات کا ہے کہ حضرات عرب موجد و مخترع اصول علم کیمیا ہین۔
مگر حضرات عرب مین سے اور نیز اوائل اہل یونان مین سے جنہون نے البتہ طبائع
کے مشاہدات خارجی کئے ہین اونہون نے امورات جدیدہ کا استخراج
کیا ہے۔ مگر باقی حضرات نے صرف دلائل و براہین منطقیہ ہی کو جو ایک طریقہ
غیر مصئون عن الخطا ہے۔ وسیلۂ تحقیقات فلسفیہ گردانا۔ اور تجارب اور
مشاہدات خارجی کی طرف رجوع نہین لایا۔ لہذا اونہون نے علم مین ترقی
واقعی کم کم کی ہے۔ بلکہ ہمارے فلاسفہ مین سے جنہون نے حقائق خارجیہ کا مشاہدہ
کیا۔ اور اون حقائق خارجیہ کو تحت مین ضوابط عامۂ ہندسیہ کے لائے
اونہون نے بھی اس قضیۂ کلیہ کو بطور قاعدۂ کلیہ کے مقرر نہین کیا۔ یعنے یہ کہ ترقی
علوم حقائق خارجیہ کے مشاہدات کو باہم مجتمع کر کے اون سے قضایائے
کلیہ کے استخراج کرنے پر موقوف ہے۔ بعض اون فلاسفہ مین سے جو طریقۂ
استدلالات بحثیۂ فلسفۂ موجودہ سے بیزار تھے اور اوسکو عبث و بیفائدہ
جانتے تھے اور قائل اس قول کے تھے کہ۔ بیت

پائے استدلالیان چوبین بود + پائے چوبین سخت بے تمکین بود +

انہون نے بھی صرف میزان قدیم ارسطاطالیس کے تخالف و تناقض کو ثابت کر کے
اوسکو رد کیا[۵]۔ پر اسپر قادر نہوئے کہ کوئی میزان جدید اپنے لیئے وضع کرین۔
بلکہ اکثر اونمین سے طریقۂ بحث و استدلال کو چھوڑ کر طریقۂ ذوقی و اسراری
تصوف کو اختیار کیا۔ جو ایک شعبۂ حکمت اشراقیۂ افلاطونیہ سے ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ حکماے اہل اسلام ارسطو اور بطلیموس کے پرانے خار و خاشاک
ہی پر سرگردان رہے۔ اور کبھی نظام فاسد فلسفہ کے ابطال و تخطیہ مین جرأت
نہین کی جسنے اونکی عقل فائز کو مغالطہ مین ڈالا۔ استخراجات جدیدہ کا
جوش و ولوع صرف خلفاء کے عہد تک اور بعد اونکے چند قرن تک منحصر رہا۔
لیکن اواسط قرون سے ہمارے اس عہد تک ہمارے علماء کا مشغلہ صرف
متون قدیمہ پر شروح و نبالہ دار اور حواشی شاخ در شاخ کا لکھنا ہی رہا
بدون اسکے کہ کوئی شئے جدید علم کے ذخیرۂ قدیم پر بڑھاوین۔ علوم یونانیہ کے
فوائد و تاثیرات ہمارے بیان صرف یہی کہہ سکتے ہین کہ ہمارے علماء نے
ہمارے اصول سادہ عقائد دینیہ کی بطور اصول فلسفیہ کے توجیہات کین۔
اور ضوابط منطق ارسطو کو اصول صرف و نحو اور اصول الفقہ و علم کلام وغیرہ
مین لگایا۔ مگر افسوس کی بات یہی ہے کہ فلسفۂ ارسطو کا عقائد اسلامیہ سے
مخلوط ہونا یعنے عقل و نقل کا خلط و ملط ایک سدّ راہ پیشرا ہی ہوگیا کیونکہ
اس خلط سے اصول مہمل فلسفۂ ارسطو کے بمنزلۂ عقائد ضروریۂ دینی ہوگئے
چنانچہ یہی حال اواسط قرون کے فلاسفۂ اہل فرنگ کا بھی تھا۔ مگر پھر علم

۵ جیسا امام غزالی نے کتاب تہافت الفلاسفہ مین کیا ہے۔ منہ

کلام ھی کی خاطر فلسفہ کے پڑھنے کا چرچا مسلمانون مین باقی ھے - ورنہ
بالکلیہ متروک ھوجاتا - مگر ادھر دیکھیے تو اگرچہ تاثیر علوم عربی نے حضرات اھل فرنگ
کے دلون مین بحث و استدلال و نزاع و جدال منطقی کا شغف پیدا کیا چنانچہ اسکی
نظیر فرنگستان کے فلاسفہ اھل انگلستان عہد اوسط مین مشاھد ھے - مگر نہایت
تعریف کا مقام ھے کہ اوھان تابائے ابناے بلاد بعضان بہت دنون تک زیر یوغ
تقلید نرھے بلکہ دفعۃً اوسکو اپنی گردن پر سے اوتار پھینکا - آخر کو جوش اصلاح
و تہذیب فلسفۂ قدیمہ ایکبارگی غلیان مین آیا - اور اوسنے ایسی ایک تحریک دی
کہ وہ خواب غفلتِ جہالت سے بیدار ھوکر ترقیات علمیہ واقعی کی طرف ایسی
چابک قدمی کی کہ اونھون نے اپنے سابقین کو یعنے اھل یونان و اھل عرب کو
پیچھے دور چھوڑا - یہ بات صرف دو امر سے حاصل ھوئی - یعنے تجارب
کی طرف رجوع لانا - اور راہ تقلید کو چھوڑنا - جسوقت فلسفہ ھمارے
مدارسِ علمی مین منتقل ھوا - اپنی حالتِ طفولیت مین تھا - اور وھان تحقیقات
و استخراجات جدیدۂ محققینِ عرب سے سنِ صبا کو پہنچا - بعد ازان مدارسِ
افرنجیہ مین منتقل ھوا - اور وھان تحقیقات تجربیہ و استخراجات شہودیہ سے
فرزانہ لیونارڈو اور کوپرنکس اور گالیلیو اور کیپلر اور نیوٹن اور لارڈ فرانسس
بیکن وغیرہ کے سنِ رُشد و بلوغ کو پہنچا ھے - قبل بیان کرنے تاثیر علوم افرنجیہ
بہ نسبت اھل اسلام ھند کے تحت ظل حمایت سلطنت برطانیہ مین - مین چند
امور کو بیان کرتا ھون جو ھم مسلمانون کی علوم مغربیۂ افرنجیہ کے سیکھنے مین
تقاعد کی وجہ ھوئی ھین - اوھان اھل اسلام تازمان حال بہ نسبت ھندون کے

کمتر اخذ علوم افرنجیہ کی طرف مائل ہوئے - اسکی وجہ یہ ہے کہ اونکا گمان کہ ہمارے
یہان علوم و حکمت سابق سے موجود ہین عائق اس بات کا ہوا کہ وہ علوم افرنجیہ
مین ترقی کرین - ہمارے ہم مذہبون مین سے اکثر لوگ تحصیل علم انگریزی کو وسیلہ
تحصیل معاش و ذریعہ ترقی دنیوی سمجھتے ہین - اور بغرض تکمیل نفس اور
معرفت علوم کے نہین پڑھتے ہین - فامّا اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ ہمارے
ہم قوم بھائیون کے دلون سے زعم فاسد درخصوص ترجیح و افضلیت اپنے علوم
فلسفیہ کے ایکبارگی مستاصل ہو جائیگا - اوسوقت وہ علوم مغربیہ کے فوائد کے
قائل ہونگے - اہل اسلام باعتبار علوم فلسفیہ کے بعینہ فرنگستان کے علماے
اہل دلبستان کے مقام پر ہین - یعنے تہذیب علمی کے نصف مرحلہ پر ہین - لہذا
ہرگاہ فلسفۂ مہذبۂ بلاد فرنگ سے اونکے اذہان کو تقویت حاصل ہوگی -
تو وہ اپنے ہمسایہ ہندوان سے جو ہنوز جہالت اصلی پر ہین کہین بڑھ جائینگے -
ممکن ہے کہ قوم مین سے ایک دوسرا ابن سینا مثل نیوٹن کے - اور ابن رشد مثل
کوپرنیکس کے پیدا ہو - جو خود ابن سینا اور ابن رشد کی تحقیقات پر قدح کرے -
علوم افرنجیہ کی تاثیر سے جو اصلاح و تہذیب تمدنی و اخلاقی ہند کے تازہ طبقۂ
اہل اسلام مین پھیلے گی وہ کہین زیادہ تر اوس سے ہوگی جو علوم یونانی کے
شیوع سے سابق ازین حاصل ہوئی تھی - مگر ملحوظ رہے کہ علوم افرنجیہ کا اثر
انگریزی اور عربی دان علما پر زیادہ تر مترتب شدنی ہے - بہ نسبت صرف
انگریزی دان کے - کیونکہ جو طالب العلم صرف انگریزی دان ہے وہ علوم عربیہ
اور علوم افرنجیہ کے فضائل کو مقابلہ کرنے پر قادر نہوگا - لہذا اپنے یہانکے

فلسفہ کی افضلیت کا گمان اوسکے ذهن سے دفع نهین هوگا - غور کی جگهہ هے - کہ جب فلسفہ ارسطو و هیئت بطلیموس مسلمانون کے مدارس مین منقول هوئے اوسکے اصول معلا اصول دینیۂ اسلامیہ کے ساتهہ نهایت متناقض ٹهہرے - اوسوقت همارے علمار اون اصول کو عقائد دینیہ کے حق مین مضر سمجهکر مضطرب هوئے - اور حمایت و حفاظت الهامیات مین کمر باندهی - اوسوقت اونکو اصول دینی سے تطبیق دینے مین بڑی مشکلین جهیلنی پڑی - مگر علوم تجربیۂ افرنجیہ کے شیوع سے خوف خلل دین نهین هے - همارا دین متین جو درحقیقت دین فطری هے - اور جز اعظم اوسکی جد هے - فلسفہ شهودیۂ تجربیۂ بلاد غربیہ سے جو نفس الامر مین نقل نسخہ کتاب طبعی نقش بستہ کلک نقشبند کن فکان هے - کمتر متزلزل هوسکتا هے - بلکہ اوس سے وجود و وحدانیت و قدرت و صنعت و حکمت اوس واحد لاشریک کی مبرهن هوگی - اور یہ فلسفہ زیادہ تر اقرب الی التوفیق همارے مذهب سے بہ نسبت فلسفہ یونانی کے هے جس سے اسقدر تفرق مذاهب و ادیان کا هوا - همین لازم هے کہ ارسطو اور بطلیموس کو زیادہ تر مخالف همارے دین کے بہ نسبت کوپرنیکس اور گالیلیو کے سمجهین - کیونکہ بہ نسبت نظام بطلیموسی کے نظام کوپرنیکس یعنے فیثاغورسی زیادہ تر اقرب الی التوفیق همارے دین سے هے - کیونکہ بر طبق نظام بطلیموسی کے کل کائنات تیرہ کرہ هین جنمین چار عنصری اور نو سماوی هین - اور یہ کرات باهم اس طرح متلاصق هین - کہ مرکز عالم سے فلک الافلاک تک خلا نهین هے - اور سیارات ایک ایک افلاک جسمیۂ مجسمہ پر مرکوز هو کر متحرک هین - پس یہ راے تمام تر مخالف اوسکی هے جو قرآن مجید مین بہ نسبت کیفیت حرکات نجوم سماویہ کے

مذکور ہے۔ چنانچہ جزو ۲۳ مین فرمایا اللہ تعالی اسنے کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ یعنے ہر ستارہ
اپنے اپنے مدار پر شناوری کرتے ہین۔ پس اس مقام سے معلوم ہوا کہ از روی فحواے
قرآن مجید کے یہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ افلاک کرات مجسمہ ہین جنپر سیارات مرکوز
ہوکر متحرک ہین۔ اسمین کچھ شک نہین کہ ہمارے کتب مقدسۂ دینیہ عیسائیون کے
کتب مقدسۂ دینیہ سے زیادہ تر علوم جدیدۂ افرنجیہ سے موافق و منطبق ہین۔
ہمارے ہم مذہبون مین سے اگر کوئی تعدد عوالم کا قائل ہو۔ تو وہ از روے احکام
ہمارے قرآن شریف کے مثل فرزانہ برونو کے سوختنی نہین ہے۔ چنانچہ ہم سورۂ
فاتحہ کے پہلی ہی آیت سے تعدد عوالم کا اشارہ پاتے ہین قولہ تعالی الحمد للہ
رب العالمین۔ ساری تعریف اوس خدا کی ہے جو عوالم کا پالنے والا یا مالک ہے
علاوہ اسکے بفرض اس بات کے کہ مابین علوم جدیدہ اور ہمارے کتب مقدسۂ
دینیہ کے تناقض و تخالف ہے ہمین لازم ہے کہ کتب دینیہ کو ہمارے اخلاق و عادات
و صلاح معاد و راہ نجات کی ہدایت کے لئے پڑھین نہ واسطے تحقیقات علوم
و فنون فلسفیہ کے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہرگاہ بالفعل حضرات اہل فرنگ باڈھنگ
ملک ہند مین اپنے دیون سابقہ کو ایسے مرابح ہنیئہ کے ساتھہ دینے کو آئے ہین
تو ہم مسلمانون پر واجب ہے کہ فوراً اونکے لینے کو آمادہ و مستعد ہون۔ اگر ہم
اون دیون کو ایسے منافع کثیر کے ساتھہ لینے مین تقاعد کرین تو بلا شبہہ ہم زیانکار ہین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

تمت

ضیل الاغلاط تذکیۃ الفہوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	بعہ	مع
ایضاً	۱۰	یعنے (۱) یعنے	یعنے (۱)
۳	۱۱	انصاب	انصاف
۶	۶	اونچین	اونچی ہین
۸	۱۰	جبب	حبّ
ایضاً	ایضاً	مُعَدلت	مَعدلت
۱۰	۴	علم و	علم و
ایضاً	۱۱	ابوحنفیہ	ابوحنیفہ
ایضاً	۱۵	خلیفۂ	خلیفہ
ایضاً	۱۸	دے	دی
۱۱	۱	عتنا	اعتنا
ایضاً	۸	خلیفۂ	خلیفہ
ایضاً	۱۸	بعرض	بعوض
۱۳	۳	خلیفۂ	خلیفہ
۱۴	۱۹	زبانہین	زبان سے
۱۷	۱۴	اقرب	اقرب
۱۸	۱۵	فلسفہ شاعیہ	فلسفۂ مشائیہ
۱۹	۱۳	ارأسے	آراسے
۲۱	۱۶	تسم	قسم
۲۳	۱۷	اونکو	اوسکو
ایضاً	۱۸	ہین جیسے	ہین ہی جیسے
۲۴	۱۲	معرّف	سعرّف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۹	ھوی	ھوئے
۲۸	۱۹	مناکنۃ	ساکنۃ
۳۲	۶	ابراسے	ابراء
۳۳	۳	سے اکثر	کے لیے اکثر
ایضاً	۴	ناپ کچھ	کچھ نا کچھ
ایضاً	۱۰	Alchemy	Alchemy
۳۴	۲	تجارب	تجارت
ایضاً	ایضاً	تارب	تجارب
۳۷	۱۲	نبی	بنی
۳۹	۴	اور سپر	اوسپر
۴۰	۱۴	سلطان طین	سلاطین
ایضاً	۱۶	تہذیب	تہذب
۴۴	۱۲	حالت رسے	حالت میں رہے
ایضاً	۱۹	فکر کرنے سگے	فکر کرنے لگے
۴۵	۷	مجدہ دین	مجدّدین
۴۷	۱۱	اگر روجر بیکن ہنے	اگرچہ روجر بیکن نے
۴۹	۲	مشمین سے	بچاین سے
ایضاً	۳	صحیح نظام	صحیح یعنے نظام
۵۱	۱۹	اوسے	اور بی
۵۲	۱۲	ـا سے	راسے
۵۴	۱۲	تاز	تازہ
۵۸	۶	واقعیٰ	واقعی
ایضاً	۱۹	کہ اہل فرنگ سے	کہ اہل اسلام کو علوم اہل فرنگ سے
۶۳	۱	دھن	ذھن